بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

مصباح

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دار الامان سے ہر مہینہ کی ۱۵ پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱۴ | ایڈیٹر | نمبر ۴

محمد یعقوب مولوی فاضل

چندہ سالانہ دو روپے ❖ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذباتِ شمیم

سینے میں آہ! سوزشِ پیہم لئے ہوں آج
مَیں اضطرابِ شوق کا عالم لئے ہوں آج

اک ناشکیب ٹیس مسلسل جگر میں ہے
اور تارِ اشکِ دیدۂ پُرنم لئے ہوں آج

تشنہ ہیں آرزوئیں، تو ناکام خواہشیں
آہ و فغان و گریۂ پیہم لئے ہوں آج

بے چینیاں ہیں ہائے دلِ ناصبور میں
افسردگی کی کاہشیں باہم لئے ہوں آج

رگ رگ تڑپ رہی ہے نگاہیں اداس ہیں
ناآشنائے صبر ہوں، سَو غم لئے ہوں آج

مَیں سوگوار، اور تمنّائیں اشکبار
"دُنیائے شوق درہم و برہم" لئے ہوں آج

برپا ہے اک خلش سی مرے تن بدن میں اُف
تخئیل منتشر میں کئی غم لئے ہوں آج

آساں مفارقت نہیں دارالامان کی
سَو حسرتوں کا آہ مَیں البم لئے ہوں آج

جاتی ہوں آہ! اب ترے قدموں سے دُور تر
دل پر ہے اختیار نہ تقدیر سے مفر

ہیں گرم گرم نالے تو آہیں ہیں سرد سرد
کیا کیجئے نہیں رہا۔ اِن میں کوئی اثر!

فرقت سے جسمِ زار میں ہے سخت کپکپی
مجروح دل ہے۔ آہ نہیں کوئی چارہ گر

بے طرح تیری دُوری میں تڑپے گا جب یہ دل
کیا تجھ کو اس کے حال کی، ہوگی بھی کچھ خبر؟

ہوگی ترے فراق میں، یہ رُوح بیقرار!
ہوگا یہ جسم بھی، ترے جلووں سے دُور تر

فرقت تری گرائے گی، دل پر جو بجلیاں!
لاکر وہ نقشہ ذہن میں! رکھنا اِدھر نظر!

تیرے حسین منظروں کا تجھکو واسطہ!
اپنی شمیم کو نہ کہیں دیجو بھلا!

(رشحۂ شمیم اشرف صاحبہ قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خواتین جماعت سے خطاب

جلسۂ خلافت جوبلی کی مبارک تقریب پر

لجنہ اماء اللہ قادیان کے ایڈریس کا جواب اور عورتوں کو ضروری نصائح

۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء جلسۂ خلافت جوبلی کی مبارک تقریب پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور سیدہ اُم طاہر احمدؓ صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان نے تہنیت نامہ پیش کیا۔ جس میں حضور کے ان گرانمایہ احسانات کا ذکر کیا گیا۔ جو حضور نے طبقۂ نسواں پر فرمائے ہیں۔ حضور نے تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جو تقریر فرمائی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے:۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے جو ایڈریس اس وقت پڑھا گیا ہے۔ مَیں پہلے تو اس کے متعلق انہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں۔ پھر انہیں یقین دلاتا ہوں کہ طبقۂ نسواں کی اصلاح کا کام ہرگز کسی شخص کا احسان نہیں۔ بلکہ یہ ایک فرض ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے رسولوں اور ان کے جانشینوں کے کندھوں پر عائد کیا جاتا ہے۔ پس جو فرض میں خدا تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے ادا کرتا ہوں۔ وہ کوئی احسان نہیں۔ بلکہ اپنی عاقبت کے لئے مَیں ایک ذخیرہ جمع کرتا ہوں۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں اور مرد سب کے سب ایک ہی مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ سب مرد اور عورتیں مل کر اس کے حضور پاک دل اور نیک ارادہ لے کر آئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب میں وہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجے حاصل کریں۔ سارا قرآن اسی سے بھرا پڑا ہے۔ چنانچہ جہاں جنت کا ذکر ہے۔ وہاں مردوں اور عورتوں کو اکٹھا شامل کیا ہے۔ گو احکام میں مردوں اور عورتوں کا اکٹھا ذکر نہیں۔ بلکہ مردوں کے ذکر میں ہی عورتوں کو شامل کر لیا گیا ہے۔ اور درحقیقت قرآن کریم ہی وہ واحد اور کامل کتاب ہے۔ جس نے عورتوں کے حقوق قائم کئے۔ اس سے پہلے نہ موسےٰؑ کی کتاب میں ان تمام حقوق کا ذکر تھا۔ نہ عیسیٰؑ کی تعلیمات میں یہ تمام پائی جاتی تھیں نہ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ اور دیگر انبیاء نے ان اُمور کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔ صرف قرآن کریم ہی ہے جس نے دنیا کو بتلایا۔ کہ عورت بھی ویسی ہی ترقی کی تڑپ

اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس طرح مرد۔ اور ویسی ہی امنگیں۔ ویسے ہی جذبات۔ اور ویسی ہی قربانی کی رُوح۔ اور ارادے رکھتی ہے۔ جس طرح مرد رکھتے ہیں۔ وہ قرآن کریم ہی ہے جس کی پہلی دفعہ دنیا میں یہ آواز بلند ہوئی۔ کہ ولھن مثل الذی علیھن۔ اے مردو جو عورتوں کے حقوق تلف کرتے آئے ہو۔ اب ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ جس طرح تمہارے بعض حقوق عورتوں پر ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے بعض حقوق تم پر ہیں۔ اگر عورتیں دُوسری قوموں کو قرآن کریم کا یہ اعلان سنا دیتیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی بتاتیں کہ عورتوں کو بھی ویسے ہی اختیارات حاصل ہیں جس طرح مردوں کو۔ تو آج دنیا اس اعلیٰ تعلیم سے بے بہرہ نہ رہتی۔ اور نہ ذلت میں پھنستی۔ اس کی ذمہ واری تم پر ہے۔ اگر تم نے اپنے بیٹوں کو یہ تعلیم دی ہوتی۔ کہ عورتوں کے حقوق شریعت اسلامیہ نے قائم کئے ہوئے ہیں جنہیں توڑنا شدید ترین گناہ ہے۔ تو تم کبھی غلامی کی زنجیروں میں نہ جکڑی جاتیں۔ پس یہ قرآنی تعلیم ہے۔ اور اس پر عمل کرنا۔ اور دُوسروں سے کرانا ہر مومن کا فرض ہے۔ کسی کا احسان نہیں اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملہ میں ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک کوئی خدا تعالیٰ کو ماننے والا ہے۔ عورتوں کی ترقی و تنظیم کے لئے اسکی طرف سے ضرور کوششیں جاری رہیںگی۔ کیونکہ اگر وہ کوتاہی کرے۔ تو وہ تمہارا گنہگار نہیں۔ بلکہ خدا کا گنہگار ہوگا۔ لیکن اس وقت عورتوں کا ایک حصہ بعض ایسے حقوق طلب کرنے لگ گیا ہے۔ جو قرآن کے خلاف ہیں۔ مثلاً یہ کہ عورتیں پارلیمنٹ کی ممبر بنیں۔ گھوڑے کی سواری کریں یا ملازمتیں کریں۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی عورت بچوں کی تربیت نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ

یورپ میں ماں کی گود تربیت کا موجب نہیں۔ بلکہ اس کے لئے نرسنگ ہوم مقرر ہیں۔ جہاں بچے بھیجدیئے جاتے ہیں۔ دائیاں دُودھ پلاتی اور کھلاتی رہتی ہیں۔ جب بچے بڑے ہوتے ہیں۔ تو بورڈنگ میں داخل کر دیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ مائیں ناچ گانے میں لگی رہتی ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے انسانی زندگی کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ جس طرح ڈاکٹر اور وکیل دونوں اپنی اپنی جگہ مفید کام کرتے ہیں اسی طرح عورتیں اپنی جگہ کام کر رہی ہیں اور مرد اپنی جگہ۔ اور مرد اور عورت دونوں کے کاموں کے دائرے الگ الگ ہیں۔ لیکن اگر یہ اصول رائج کیا جائے کہ سب لوگوں کو وکیل بننا چاہیے۔ یا ساری دُنیا ڈاکٹر ہونی چاہیے۔ یا سارے ہی لوہار یا ترکھان ہونے چاہئیں۔ تو دنیا کا کارخانہ تباہ ہو جائے۔ برابری کے یہ معنے نہیں کہ عورت اور مرد دونوں ایک کام کریں بلکہ یہ ہیں کہ قومی طور پر دونوں پر یکساں طور پر ذمہ واریاں عائد ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ نے عورت پر کتنی بڑی ذمہ واری عائد کی ہوئی ہے۔ کہ ایک طرف وہ لڑکے کی تربیت کرتی ہے۔ اور دُوسری طرف لڑکی کی۔ گویا ایک طرح سارے زمانہ کو اسکی غلامی میں دیدیا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے۔ کہ عورت کے قدموں کے نیچے جنّت ہے۔ اسی طرح مرد کو کہا گیا ہے کہ فلاں بات تم عورت سے منوا سکتے ہو۔ اور فلاں نہیں۔ مثلاً عورت اپنے مال میں بالکل آزاد ہے۔ عجیب بات ہے کہ یورپ جو آج شور مچا رہا ہے۔ کہ اسنے عورت کی عزت اور آزادی قائم کی۔ وہاں بھی عورت کے حقوق صرف بیس ۲۰ سال سے رائج ہوئے ہیں۔ لیکن اسلام نے ساڑھے تیرہ سو سال سے عورت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقوق کو قائم کیا ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عورتیں نہ تو یورپ کی آزادی اختیار کریں اور نہ جہالت میں گرفتار رہیں۔ مثلاً بعض عورتیں یہ کہدیا کرتی ہیں کہ مذہب خدا کی مرضی کا نام ہے اور جب خدا کی مرضی سمجھ میں آجائے۔ تو خاوند کی مرضی اس کے متعلق ضروری ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کہ خاوند کو یا بھائی کو یا باپ کو مذہب کے معاملہ میں عورت پر کسی قسم کا تصرف حاصل ہے۔ ہر عورت کو حق ہے کہ جب دین کی کوئی بات اس کی سمجھ میں آجائے۔ تو اُسپر عمل کرے۔ خواہ سب اسکے مخالف ہوں۔ وہ یہ عذر نہیں کرسکتی کہ میرے بھائی یا باپ یا خاوند نے اجازت نہیں دی۔ خدا کہیگا کہ صداقت کے معاملہ میں مینے تجھے کسی کے ماتحت نہیں رکھا تھا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کا تعلق دماغ سے رکھا ہے۔ اور دماغ میں جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کا دوسرے کو علم نہیں ہوتا۔ اب تم اتنی عورتیں یہاں بیٹھی ہو۔ ممکن ہے کسی عورت کا بچہ شور مچا رہا ہو۔ اور تم اپنے دل میں یہ کہہ رہی ہو کہ کیسی نالائق ہے۔ اس نے لیکچر خراب کر دیا۔ مگر وہ تمہارے ان خیالات سے بالکل ناواقف ہوگی۔ تو دماغ کو اللہ تعالےٰ نے ایک مخفی خزانہ کی صورت میں بنایا ہے جس کے اُوپر نہ بادشاہ کو حکومت حاصل ہے۔ نہ باپ یا بیٹے یا اُستاد کو۔ گویا خدا تعالےٰ نے تمہیں یہ ایک ایسا صندوق دیا ہے جس میں تم اپنے ضروری راز رکھ سکتی ہو۔ اگر تم کسی کو دس سال بھی اپنے پاس رکھو۔ تو اس کو پتہ نہیں لگیگا کہ تمہارے اس صندوق میں کیا ہے۔ جبتک تم خود نہ بتلاؤ۔ کہ میرے دل اور دماغ میں کیا ہے۔ وہ تمہارا ذاتی ٹرنک ہے۔ اگر تم کوئی راز کسی کو بتلانا چاہتی ہو۔ تو کنجی لگا کر کھول لیتی ہو۔ اور جو نہیں بتلانا چاہتی۔ تو اسکو کنجی نہیں لگاتیں پس خدا تعالےٰ نے ہر ایک کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اس خزانہ کو محفوظ رکھے۔ یہ ہر ایک کا ذاتی ٹرنک ہے۔ جس میں کسی کو اگر کوئی شریک کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اور اگر شریک نہیں کرنا چاہتا۔ تو اس کو نہیں کھولتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے دماغ کی کنجی تمہارے ہاتھ میں دی ہے۔ اور سچّائی کے معاملہ میں نہ تو مرد کو اسپر حق حاصل ہے نہ بھائی کو ہزارہا عورتیں ایسی ہیں جو سچّائی کے کھلنے پر بھی نہیں مانتیں۔ اور ایمان کو محض باپ یا ماں یا خاوند وغیرہ کے ڈر کی وجہ سے حاصل نہیں کرسکتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک عورت آئی۔ اور اسنے کہا۔ یا رسُول اللہؐ میرا خاوند صدقہ دینے سے منع کرتا ہے۔ کیا میں پوشیدہ طور پر صدقہ دیدیا کروں آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ گویا ان معاملات میں عورت کو حق دیا گیا ہے۔ کہ وہ خاوند کے مال سے بغیر دریافت کیئے خرچ کرسکتی ہے۔ پس ان حقوق کو جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دیئے ہیں یاد رکھو۔ اور اس کے احسانات کی قدر کرو۔ تاکہ تمہاری ترقی ہو ؏

اب میں ایڈریس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اسمیں ایک غلطی کی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ صرف قادیان کی لجنہ کا حق نہیں تھا کہ وہ انفرادی رنگ میں اپنی طرف سے ایڈریس پیش کردیتی۔ بلکہ باہر کی لجنات کا بھی حق تھا۔ اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ انکو شامل نہ کیا جاتا۔ قادیان کی لجنہ کو اس لیئے خصوصیت حاصل نہیں کہ وہ ایک ممتاز لجنہ ہے۔ بلکہ اسلیئے فوقیت حاصل ہے۔ کہ وہ مرکزی لجنہ ہے۔ اگر وہ اپنے نام کے ساتھ صرف قادیان کا نام نہ لکھتیں تو دوسروں کے حوصلے وسیع ہو جاتے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام لجنات کی طرف سے مشترکہ ایڈریس ہو جاتا۔ اسکے بعد میں جماعت کی مستورات کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں اپنے اپنے مقام پر لجنات قائم کرنی چاہئیں۔ اور کام کرنے والی عورتیں اس میں داخل کرنی چاہئیں۔ جس طرح دماغ بات نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جب تک ہاتھ نہ ہوں۔ انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اگر کسی جگہ آگ لگ جائے۔ اور ایک لنگڑا آدمی وہاں ہو۔ تو اس کا دماغ فوراً یہ فیصلہ کر دے گا کہ بھاگ جا۔ لیکن اس کے پاؤں جواب دے رہے ہوں گے۔ اور باوجود دماغ کے فیصلہ کے وہ بھاگ نہیں سکے گا۔ اسی طرح اگر ایک عورت کا بچہ گڑھے میں گر جائے تو باوجود اسکے کہ عورت کا دماغ کہیگا کہ اسے نکال۔ اگر اسکے ہاتھ نہیں تو وہ نکال نہیں سکے گی۔ لجنات بھی نظام سلسلہ میں بازو کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ضروری ہے کہ تمام مقامات پر ان کا قیام کیا جائے۔ پس اپنی اپنی جگہ لجنات قائم کرو۔ اور اپنی اخلاقی، تعلیمی اور دینی تربیت کا سامان کرو۔ اسوقت تک صرف ۲۵ لجنات قائم ہیں حالانکہ مردوں کی ساڑھے سات سو انجمنیں ہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ اس سُستی کو دُور کرو۔ اور ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کی کوشش کرو۔

ایک انگریز نومسلم خاتون کا تہنیت نامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر ابھی جاری تھی کہ انگلستان کی احمدی خواتین کی نمائندہ انگریز نومسلم خاتون محترمہ سلیمہ صاحبہ تشریف لائیں حضورؐ نے ازراہ کرم اپنی تقریر کو بند کرتے ہوئے انہیں اپنا ایڈریس پیش کرنے کا موقع دیا۔ چنانچہ خاتون موصوفہ نے اپنا ایڈریس انگریزی زبان میں حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اور حضور نے انگریزی میں ہی اس کا موزوں جواب دیا۔ بعد ازاں فرمایا:۔

یہ ہماری نومسلمہ بہن ہے جس کا نام سلیمہ ہے۔ یہ انگلستان کی رہنے والی ہیں۔ ان کی تار مجھے صبح ملی تھی۔ کہ وہ آرہی ہیں اور انہیں اپنا ایڈریس سُنانا ہے۔ دس بجے آنیکا خیال تھا۔ لیکن وقت پر نہ پہنچ سکیں۔

تم نے دیکھا ہے کہ کس خوبصورتی کے ساتھ انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے۔ تم میں سے بہت کم ہونگی جو اس رنگ میں صحیح بسم اللہ پڑھ سکتی ہوں۔ انگریز لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے۔ پھر یہ کیسے افسوس کی بات ہے کہ عیسائی عورت تو اس خوبصورتی سے پڑھے۔ اور تم اسی ملک کی ہو کر بسم اللہ صحیح نہ پڑھ سکو۔

یہ چند باتیں بطور نصیحت میں نے مختصراً بیان کر دی ہیں کیونکہ آج اس قسم کی مصروفیت ہے کہ میرے لئے لمبی تقریر کرنا مشکل ہے۔ دوسرے مردوں میں جو میری تقریر ہوتی ہے وہ بھی چونکہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ عورتیں سُن سکتی ہیں۔ اس لئے بظاہر کسی علیحدہ تقریر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھی کبھی عورتوں میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے مَیں نے باوجود لاؤڈ سپیکر کے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ اسی سنت کے ماتحت میں آج بھی ایک مختصر سی تقریر کر دینا چاہتا ہوں۔

اس کے بعد حضور نے مستقل تقریر فرمائی۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے حسب ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت کی:-

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ (الفرقان ع ۶)

اس کے بعد فرمایا:-

بعض مرضیں بعض قوموں میں زیادہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ہمارے ملک میں سینکڑوں خون ہر سال ہو جاتے ہیں۔ ذرا غصہ آیا۔ مرد نے گنڈاسا اٹھایا۔ اور دوسرے کا سر کاٹ دیا۔ کسی جگہ زمین کا جھگڑا ہو گیا۔ یا شادی بیاہ یا لین دین کے معاملہ میں اختلاف ہو گیا تو قتل کر دیا۔ یہ بات عورتوں میں بہت کم ہے۔ اگر سارے سال میں سینکڑوں مرد پھانسی پاتے ہیں۔ تو اسکے مقابلہ میں عورت صرف ایک ہو گی۔ مگر بعض ایسی باتیں ہیں جو عورتوں میں زیادہ ہوتی ہیں۔ جس طرح مردوں میں قتل و خونریزی زیادہ ہے۔ اسی طرح عورتوں میں جھوٹ زیادہ ہے۔ اور جہاں مرد گنڈاسا لئے پھرتا ہو وہاں عورت زبان سے قتل عام کرتی پھرتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے وقت عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے۔ کہ ہم جھوٹے اتہام نہیں باندھینگی۔ معلوم ہوتا ہے عرب عورتوں میں اتہام لگانے کی عام عادت تھی۔ پھر جھوٹ بولنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچوں کو بھی اس کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب ہماری ماں جھوٹ بولتی ہے۔ تو ہم اس سے زیادہ کیوں نہ بولیں۔ ایک قصہ مشہور ہے کہتے ہیں۔ دو دوستوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اپنے اپنے خاندان کی کوئی بات سناؤ۔ اسپر ایک کہنے لگا کہ اب تو وہ بات نہیں رہی۔ ہم تو بڑے رئیس ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ ہمارے نانا کا اتنا بڑا طویلا تھا کہ جب قحط پڑا کرتا۔ تو سارے شہر کے جانور اُس کے ایک کونے میں سما جاتے۔ دُوسرا کہنے لگا۔ ہمارے نانا جان کے پاس ایک ایسا بانس تھا کہ جب کبھی بارش نہ ہوتی تو وہ بانس سے بادلوں کو چھید کر بارش برسا لیتے۔ دوسرے کو غصہ آگیا کہنے لگا۔ تمہارے نانا جان یہ بانس رکھا کہاں کرتے تھے۔ وہ کہنے لگا تمہارے نانا جان کے طویلہ میں۔ اب دیکھو یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے جو ان دونوں نے بولا۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک اور قصہ پڑھا ہے کہ ایک رنگریزکی لڑکی سکول میں داخل ہوئی ادھر سے ایک حلوائی کی لڑکی بھی داخل ہوئی۔ اس نے اس سے پوچھا کہ کون ہو۔ تو حلوائی کی لڑکی کہنے لگی کہ میرے ابا ڈپٹی ہیں۔ دوسری کہنے لگی کہ میرے ابا بڑے بینکر ہیں۔ ساہوکارہ کا کام ہے۔ اور بیسیوں ہمارے مکان ہیں۔ ایک دفعہ اس نے اپنی سہیلی کی دعوت کر دی۔ اب بینکر کی لڑکی کے ہاں نوکر تو تھے نہیں۔ اس نے اپنے بھائی بہنوں کو نوکر بنایا۔ پیسٹری رکھی۔ جلیبیاں منگوائیں۔ بازار سے چائے کے برتن منگوائے۔ اور جب ڈپٹی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکی آئی۔ تو دونوں طرف سے باتیں ہونے لگیں۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک ہمسائی آئی۔ جب اس کی نظر دوسری لڑکی پر پڑی تو کہنے لگی۔ یہ تو ہمارے رنگریز بھائی کی لڑکی ہے۔ حلوائی کی لڑکی کہنے لگی۔ یہ تو بینکر کی لڑکی ہے۔ وہ کہنے لگی بینکر کی بیٹی ہے۔ یہ تو ہمارے محلہ کے فلاں رنگریز کی لڑکی ہے۔ تو یہ پاکھنڈ محض اس لئے بنایا۔ کہ وہ اس کو امیر سمجھے اور یہ اس کو۔ تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ مومن جھوٹ سے الگ رہتا ہے۔ اگر اُسے پتہ لگے۔ کہ فلاں نے جھوٹ بولا ہے تو اسکی دوستی چھوڑ دیتا ہے۔ اور وہ کسی جھوٹے سے تعلق نہیں رکھتا۔ اور گو اس تعلیم کے مرد بھی مخاطب ہیں۔ مگر عورتیں اس کی زیادہ مخاطب ہیں۔ اسی وجہ سے بیعت کی شرطوں میں اب جھوٹ سے بچنے کے عہد کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ پہلے بیعت کے الفاظ یہ تھے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ مگر اب اس کے ساتھ یہ زیادہ کر دیا گیا ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ پس تم اپنے دلوں میں یہ اقرار کرو۔ کہ جھوٹ نہیں بولوگی۔ جھوٹ کے یہ معنے نہیں کہ تم ہر ایک کو اپنی بات بتلاؤ۔ مثلاً اگر کسی چور کی بیوی تمہارے پاس راز لینے آتی ہے۔ تو تم اس سے کہہ سکتی ہو۔ کہ مَیں نہیں بتاتی جاؤ نکل جاؤ۔ یہ جھوٹ نہیں ہوگا۔ لیکن یہ ضرور جھوٹ ہوگا کہ تم اسے اصل جگہ چھپا کر دُوسری جگہ بتاؤ۔ پس آج تمام احمدی عورتیں کان کھول کر سُن لیں کہ عورت کی بیعت میں یہ عہد شامل ہے اور جو جھوٹ بولے گی وہ خود اپنی بیعت کی شرط کو توڑنے والی قرار پائے گی۔

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا ہ پھر مومن کی یہ علامت بتلائی۔ کہ جب وہ کوئی لغو بات دیکھتا ہے۔ تو اس کے پاس سے گذر جاتا ہے۔ لیکن یہ بات نہایت ہی افسوسناک ہے کہ عورت ہمیشہ لغو بات کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ مثلاً بلاوجہ دوسری سے پوچھتی رہتی ہے کہ یہ کپڑا کتنے کا لیا۔ یہ زیور کہاں سے بنوایا۔ اور جب تک اس کی ساری ہسٹری معلوم نہ کر لے۔ اُسے چین نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سُنایا کرتے تھے کہ ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی لیکن کسی نے اُس کی طرف توجہ نہ کی۔ اس نے تنگ آ کر اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ لوگوں نے پُوچھا۔ کچھ بچا بھی ہے۔ اس نے کہا۔ سوائے اس انگوٹھی کے کچھ نہیں بچا۔ ایک عورت نے پوچھا۔ بہن تم نے یہ انگوٹھی کب بنوائی تھی۔ یہ تو بہت خوبصورت ہے۔ وہ کہنے لگی۔ اگر یہی بات تم پہلے پوچھ لیتیں تو میرا گھر کیوں جلتا۔ یہ عادت عورتوں سے ہی مخصوص نہیں بلکہ مردوں میں بھی ہے۔ السلام علیکم کے بعد پوچھنے لگ جاتے ہیں کہ کہاں سے آئے ہو؟ کہاں جاؤ گے؟ کیا کام ہے؟ آمدنی کیا ہے؟ بھلا دُوسرے کو اس معاملہ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ انگریزوں میں یہ کبھی نہیں ہوتا کہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں کہ تُو کہاں ملازم ہے؟ تعلیم کتنی ہے؟ تنخواہ کیا ملتی ہے؟ وہ کبھی کریدنے کا خیال نہیں کرتے۔

غرض عورتوں میں یہ لغویت انتہاء درجہ کی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن لغو کام نہیں کرتا۔ جن لوگوں کو بڑی بڑی باتوں کا خیال ہوتا ہے۔ ان کو چھوٹی باتوں کیطرف توجہ کرنے کی بھلا فرصت ہی کب ہو سکتی ہے۔ اگر تمہیں دین کا فکر ہو اور تمہیں معلوم ہو۔ کہ اسلام ایک خطرناک مصیبت میں گھرا ہوُا ہے۔ تو تم کو دُوسری طرف توجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ تمہارے گھر میں آگ لگی ہُوئی ہو تو تم کس طرح چین لے سکتی ہو۔ اسی طرح آج جبکہ مُسلمانوں کے گھروں میں آگ لگی ہُوئی ہے۔ تم کس طرح یہ برداشت کر سکتی ہو کہ گوٹہ کناری میں مشغول رہو۔ کیوں نہیں تم وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیتیں۔ اور کیوں تم وہی وقت دینی تعلیم کیلئے وقف نہیں کر دیتیں۔ تمہارے دل مُردہ ہیں۔ جبھی تو خدا کے دین کی مصیبت تمہیں نہیں رُلاتی۔ اور تم لغو باتوں کی طرف متوجہ رہتی ہو۔

وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا۔ پھر مومن مرد اور مومن عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کی باتیں بیان کی جاتی ہیں تو وہ بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گذر جاتے۔ یعنی جب ان کے سامنے خدا کی باتیں بیان کی جائیں۔ تو یہ نہیں کہ عمل نہ کریں۔ بلکہ فوراً عمل پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی باتوں کو توجہ سے سُنتے ہیں۔ میں نے مَردوں میں دیکھا ہے کہ مَرد گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں اور آواز تک نہیں نکالتے۔ مگر عورتیں برداشت نہیں کر سکتیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد باتیں کرنے لگ جاتی ہیں۔ گویا انکی توجہ دین کی باتوں کی طرف ہوتی ہی نہیں۔ ہمارے ملک میں قصہ مشہور ہے کہ ایک بزرگ مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ امام کے خیال پریشان تھے۔ اُسے نماز میں پندرہ روپوں کا خیال آگیا۔ ادھر مقتدیوں کا خیال تھا کہ امام صاحب سورۂ فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ مگر اُسے خیال تھا کہ پندرہ روپوں سے دلّی سے فلاں فلاں چیزیں خریدونگا۔ اس طرح ہوتے ہوتے پانچہزار ہو گئے۔ رکوع میں خیال آیا کہ جب پانچہزار ہو جائیں گے تو بخارا جاؤں گا۔ وہاں سے گھوڑے خریدونگا اور اس طرح بیس ہزار ہو جائیں گے۔ پھر واپس دلّی آکر بیس ہزار کے چالیس ہزار بنالونگا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کو کشف میں یہ تمام باتیں بتادیں۔ اور وہ نماز توڑ کر الگ ہو گئے۔ سلام پھیر کر امام نے کہا کہ تم کافر ہو۔ مُسلمان ہوتے تو ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھتے۔ وہ کہنے لگے۔ مَیں کمزور ہوں۔ زیادہ چل پھر نہیں سکتا۔ آپ تو دلّی گئے۔ پھر بخارا گئے۔ وہاں سے گھوڑے لیکر پھر دلّی آئے۔ مجھ سے یہ سفر نہ ہو سکا۔ اور مَیں آپ سے علیحدہ ہو گیا۔ وہ شرمندہ ہو کر معافی مانگنے لگا اور کہنے لگا۔ آپ تو بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ذکر الٰہی کے موقعہ پر مومن پوری طرح متوجہ رہتے ہیں۔ مگر تم میں سے بعضوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ادھر نماز میں مصروف ہوئیں اور ادھر تمہارا دماغ شامی کباب کا نسخہ تیار کرنے لگا۔ یا کسی اور دنیاوی کام کو سوچنے میں مصروف ہو گیا۔ غرض بہت سی عورتوں میں یہ مرض ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ عورتوں میں روزانہ لیکچر دینے شروع کئے۔ ایک دن کسی نے عرض کیا کہ حضور پوچھئے تو سہی یہ سمجھی کیا ہیں۔ آپؑ نے ایک عورت کو بلا کر پوچھا۔ وہ برابر پندرہ روز سے لیکچر سن رہی تھی مگر کہنے لگی۔ یہی نماز روزہ کی باتیں ہوئی ہونگی۔ یہ سنکر آپؑ نے لیکچر ہی بند کر دیئے۔ تو عورتیں بہت کم توجہ سے سنتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم توجہ سے خدا تعالیٰ کی باتوں کو سنو۔

پھر فرمایا۔ مومن کی علامت یہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ ہر انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات رکھی ہے کہ وہ بڑائی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم تمہاری اس فطرت سے آگاہ ہیں۔ اور ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ تمہیں بڑائی مل جائے۔ مگر اس کے حصول کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم اپنے لئے امام بننے کی دُعا کرتے رہا کرو۔ اس میں بتایا کہ مومن کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ لیڈر اور امام بننے کی خواہش کرنی چاہیئے۔ مگر کس کا امام؟ متقیوں کا امام غیر متقیوں کا نہیں۔ ممکن ہے تمہیں خیال پیدا ہو کہ ہر شخص کس طرح لیڈر اور امام بن سکتا ہے۔ سو مَیں بتاتا ہوں کہ اس سے مرد اور عورتیں دونوں حصّہ لے سکتی ہیں۔ مرد اگر کوشش کرے کہ میری بیوی سمجھدار ہو۔ اس کو اعلیٰ ترقیات حاصل ہو جائیں۔ تو جب وہ تمہارے تابع چلے گی۔ تو تم امام ہو گے اور بیوی ماموم۔ اسی طرح اگر بیوی اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کرے۔ تو وہ امام ہو گی اور اولاد ماموم۔ اور اولاد کے نیک کام بھی تمہاری طرف ہی منسوب کئے جائیں گے۔ تم قبر میں سو رہی ہو گی۔ مگر جب تمہارے بچے صبح کی نماز پڑھیں گے تو فرشتے لکھ رہے ہوں گے کہ اس بی بی نے صبح کی نماز پڑھی۔ تم قبر میں سو رہی ہو گی۔ اور فرشتے لکھ رہے ہوں گے کہ اس بی بی نے ظہر کی نماز پڑھی۔ تم قبر میں سو رہی ہو گی۔ اور فرشتے لکھ رہے ہوں گے کہ اس بی بی نے عصر کی نماز پڑھی۔ چاروں طرف خاموشی ہو گی۔ تارے جگمگا رہے ہوں گے۔ لوگ سو رہے ہوں گے۔ لیکن اگر تم نے اپنی اولاد کو تہجد کی عادت ڈالی ہو گی۔ تو فرشتے لکھ رہے ہوں گے۔ کہ اسنے تہجد کی نماز پڑھی۔ کتنی عظیم الشان ترقی ہے۔ جو تم حاصل کر سکتی ہو۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے اس قسم کے نیک کام کریں گے۔ کوشش کریں گے کہ اُن کے بچے نیک ہو جائیں۔ فرمایا قیامت کے دن ہم اُن کو اعلیٰ سے اعلیٰ جگہ دیں گے۔ جس طرح دُنیا میں انہوں نے بچوں کو چوری سے جھوٹ سے فریب سے اور اسی طرح اور بدیوں سے بچایا۔ اور جس طرح انہوں نے دنیا میں سلامتی پھیلائی۔ اسی طرح جب وہ جنّت میں جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ وہ بندے ہیں جن سے میرے بندے امن میں رہے۔ جاؤ آج ان کو سلامتی دو اور انہیں دار السلام میں داخل کر دو۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَا۔ اس کے بدلہ میں وہ ہمیشہ ہمیش جنت میں رہیں گے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا۔ فرماتا ہے۔ یاد رکھو۔ تم اُسی وقت تک مجھے پسندیدہ ہو جب تک تم ہماری باتیں مانو گی۔ اگر تم ہماری باتیں نہ سُنو گی۔ تو تمہارا خدا تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور اس کا وبال تمہارے سر پر پڑیگا۔ تم اس دنیا میں بھی ذلیل ہو گی اور تمہاری اولاد بھی برکتوں سے محروم رہے گی۔

کتنا خطرناک وعید اور انذار ہے۔ کاش تم سمجھو۔ کاش تم اپنی اصلاح کرو۔ کاش تم خدا کی باتوں کی طرف توجّہ دو۔ اور کاش خدا تمہارے دلوں کو پاک کر دے۔ اگر تمہاری اولادیں دین کی خدمت کریں گی۔ تو تم بھی اُنکی نیکیوں میں حصّہ دار ہو گی۔ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔

مَیں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو نیک عمل کرنے کی توفیق دے اور اپنی برکتیں تمہارے گھروں پر نازل فرمائے۔

ضروری نوٹ یہ تقریر محترمہ امۃ السلام صاحبہ ہمشیرہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری نے قلمبند کر کے ارسال کی ہے۔ جس کے لئے اُن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معارف القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے
فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان)

سُوْرَۃُ الزِّلْزَال پارہ ۳۰

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا۔ جب زمین انتہائی طور پر ہلادی جائے گی۔ زلزلہ کے معنے آفتِ ارضی کے ہوتے ہیں۔ جبکہ زمین میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ زلزلے کبھی طبعی طور پر آتے ہیں اور کبھی عذاب کے رنگ میں۔ اسی طرح زلزلہ کسی بڑی مصیبت اور آفت کو بھی کہتے ہیں۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال دیگی۔ یعنی مخفی قوتیں جو زمین کے اندر پوشیدہ ہیں وہ رونما ہو جائیں گی۔ اثقال۔ ثقل کی جمع ہے۔ ثقل کے معنے ہیں بوجھ۔ اس کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ گناہ بہت پھیل جائیں گے۔ یا ہلاکت آفرین ایجادیں ہونگی جو تباہ کرنیوالی ہونگی۔

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا۔ اور انسان حیران ہوکر کہیگا کہ اس دنیا کا اب کیا بنیگا۔ یہ تو تباہ ہو رہی ہے۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ اُس دن زمین اپنی باتیں کہیگی۔ یعنی اپنی ساری قوتیں ظاہر کردے گی۔ اُس دن جیسا کسی نے عمل کیا ہوگا۔ ویسا ہی اس کو نتیجہ ملیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے یہ معنے بھی بیان فرمائے ہیں کہ جو کچھ لوگ عمل کرتے رہے ہوں گے۔ وہ ظاہر ہو جائینگے۔ یعنی ہر ایک کے اعمال کا نتیجہ نکلنا شروع ہو جائیگا۔ زمین میں بد اعمال لوگوں کو سزا اور نیک لوگوں کو جزا ملیگی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔ کیونکہ تیرے رب نے اس کے بارے میں وحی فرمائی ہے۔ یعنی ملائکہ لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ یوں ایجاد ہو سکتی ہے اور یہ کام یوں انجام پا سکتا ہے۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ۔ اُس دن قوموں میں تفرقہ پھیل جائیگا۔ لوگ گروہ در گروہ نکلیں گے۔ تاکہ انہیں ان کے اعمال کا نتیجہ دکھایا جائے۔ صَدَرَ: گیا۔ وَرَدَ: آیا۔ چشمے پر آنے والے کو وَارِد کہتے ہیں۔ اور جانے والے کو صادر۔ اَشْتَاتًا: ٹکڑے ٹکڑے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ اس دن جس نے کوئی نیکی کی ہوگی ایک ذرہ برابر دیکھ لیگا اس کو۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اس کو دیکھ لیگا +

سُوْرَۃُ الْهُمَزَة پارہ ۳۰

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ۟ ۙالَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہلاکت اور سخت عذاب ہے اس شخص کے لئے جو ھمزہ اور لمزہ بنتا ہے۔ لوگ عزت حاصل کرنے کے لئے دوسروں کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان پر بڑے بڑے اعتراض کرتے ہیں۔ تاکہ دوسروں کی عزت کم ہو جائے اور وہ خود ترقی کر جائیں۔ عیسائی حضرت مسیحؑ کی سب انبیاء سے زیادہ بڑائی ثابت کرنے کے لئے یہ کرتے ہیں کہ پہلے نبیوں کے ذمے برائیاں لگانی شروع کر دیتے ہیں۔ فلاں نبی نے یہ کیا ہے اور فلاں نے یہ کیا۔ پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ مسیح سب

افضل ہے۔ لیکن یہ بات نہایت مکروہ ہے کہ انسان دوسروں کو گندہ کہہ کر خود پاک اور بڑا بننے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا آدمی ہلاک اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بڑا نہیں بن سکتا۔ یعنی عذاب ہے ہلاکت ہے ہر ھمزہ اور لمزہ کے لئے۔ ھَمَزَ۔ یَھْمِزُ۔ ھَمْزًا۔ کسی کو آنکھ کا اشارہ کیا۔ دھکا دیا۔ مارا یا کاٹا یا غیبت کی یا شیطان نے دل میں وسوسہ ڈالا۔ ھَمزہٗ بالارض۔ اُسے زمین پر گرا دیا۔ ھمز الفرس۔ گھوڑے کو ایڑی ماری تا وہ دوڑے۔ لمزہ اس کے معنے ہیں عیب لگایا۔ دھکا دیا۔ مارا۔ یا اپنی آنکھ سے اشارہ کیا اور اس کے ساتھ برائی بھی کی۔ لَمّاز۔ جو عیب چین ہو۔ جو لوگوں کے سامنے بیٹھ کر ان کے عیب بیان کرے۔ اور الزام لگائے۔

ھُمَزَہ اور لُمَزَہ دونوں مفرد ہیں مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے بولے جاتے ہیں۔ اور عام طور پر ان کے معنے عیب لگانے والا اور غیبت کرنے والا کے ہوتے ہیں۔ لیکن اس سورۃ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں یہ معنے چسپاں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو مال جمع کرتا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ یہاں دوسرے معنے ہونگے۔ یعنی جو دوسروں کو گراتا ہے۔ اور ان پر ظلم کر کے ان کے مال کو چھینتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ جو شخص مال جمع کرتا ہے۔ اور اس کو گنتا ہے۔ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ ۚ وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال اُس کے نام کو ہمیشہ قائم رکھیگا اَخْلَدَ: دیر تک رکھیگا۔ اَخْلَدَ المکان: وہ اُس مکان میں دیر تک رہا۔ کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ۖ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَۃُ ۚ ہرگز نہیں وہ حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ حطمہ۔ کسّرہٗ۔ اس کو توڑ دیا۔ حطمہ اسم ہے۔ اس کے معنے ہیں النّارُ الشّدِید پس وہ ضرور پھینکا جائے گا شدید آگ میں۔ اور تجھے کس نے بتایا۔ کہ وہ حطمہ کیا چیز ہے۔ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ ۚ یہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں کے اوپر غالب آجاتی ہے۔ یعنی یہ ناکامی و رسوائی اور بدنامی کی آگ ہے۔ اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ ۙ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۚ وہ اُن پر موصدہ ہوگی۔ اَوْصَدَ الْبَابَ: دروازے کو بند کیا۔ یعنی اس آگ کو اُن کے اوپر بند کر دیا جائے گا۔ جو بہت تیز ہوگی۔ وہ لوگ ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہونگے۔ نہ دوڑ سکینگے۔ اور نہ لیٹ سکیں گے۔ جس طرح وہ دنیا میں عیب وغیرہ لگاتے تھے۔ مال کی محبت رکھتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اُن کو آخرت میں عذاب دیگا۔ ایک آگ سی ہوگی جو اُن کے دل میں سُلگتی رہے گی۔ اور وہ ایک لمبے عرصہ تک اس کے عذاب کو محسوس کرتے رہیں گے +

شکریہ

جناب سیٹھ غلام غوث صاحب حیدرآباد دکن کی بچیوں نے دو روپے اس غرض کیلئے ارسال فرمائے ہیں کہ ان سے کسی مستحق غریب احمدی بہن کے نام ایک سال کیلئے مصباح جاری کر دیا جائے۔ ان بچیوں کا یہ نمونہ جہاں دوسری بہنوں کیلئے قابل تقلید ہے وہاں اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی غریب احمدی بہن مصباح کے مطالعہ کا شوق رکھتی ہوں تو وہ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست دفتر مصباح میں ارسال فرمادیں۔ تاکہ ان کے نام رسالہ جاری کر دیا جائے +

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولِ احمدیت کی داستان

مَیں خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی ہوں اور میاں رجب الدین صاحب مرحوم کی فیملی میں سے ہوں۔ خواجہ کمال الدین صاحب میرے خالو تھے۔ لیکن جب خلافت ثانیہ کا قیام عمل میں آیا تو ہمارے خاندان کے اکثر افراد غیر مبائعین میں شامل ہو گئے البتہ میرے شوہر ثابت قدم رہے۔ عاجزہ کے شوہر شادی کے ۵ ماہ بعد آسٹریلیا تجارت کے لئے چلے گئے۔ اور پھر تین سال کے بعد تشریف لائے۔ اور ایک سال ٹھیر کر پھر واپس آسٹریلیا چلے گئے۔ ایک دن مَیں نے اپنے والد صاحب سے دریافت کیا کہ احمدیوں کی جو دو پارٹیاں ہیں۔ ان میں کیا جھگڑا ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی مانتے ہیں اور ہم مجدّد۔ مَیں نے سوال کیا۔ اگر آپ مجدّد مانتے ہیں تو پھر مجدّد جو بات کہے وہ ٹھیک ہے۔ اگر مجدّد کہے کہ مَیں صرف مجدّد ہی نہیں بلکہ نبی بھی ہوں تو ضرور وہ نبی ہوگا۔ اس طرح میری اپنے رشتہ داروں سے گفتگو ہوتی رہی لیکن دل کو کسی قسم کی تسلی نہ تھی۔ اور خدا تعالےٰ سے رو رو کر دُعائیں کرتی۔ کہ یا الٰہی مجھے صراطِ مستقیم دکھا۔ آخر مَیں نے کچھ مدّت کے بعد احمدیت کو چھوڑ دیا۔ اور مولوی احمد علی احراری کی بیوی میری واقف ہوگئی۔ مولوی صاحب نے ایک دن مستورات میں تقریر کی جس میں کہا کہ اگر کوئی مسلمان عورت کسی احمدی عورت سے ملے۔ تو اس سے بات نہ کرے۔ اگر وہ پڑھنے کو کچھ دے۔ تو بالکل ہاتھ نہ لگائے۔ مَیں نے مولوی صاحب کی بیوی سے کہا کہ مولوی صاحب نے یہ حکم تو دیا ہے مگر مَیں کیا کروں۔ میرا تو خاوند احمدی ہے۔ اُسنے مولوی صاحب سے دریافت کیا تو مولوی صاحب نے کہا۔ احمدی سے تو نکاح جائز ہی نہیں۔ وہ لڑکی تو اہل السنت والجماعت ہے۔ اس کا نکاح اپنے خاوند سے جائز نہیں رہا۔ مَیں یہ بات سنکر حیران رہ گئی۔ اور مَیں نے کہا۔ اگر میرا نکاح نہیں رہا تو پھر ماہوار خرچ جو وہ آسٹریلیا سے بھیجتے ہیں وہ بند کرادوں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ نہیں خرچ مال غنیمت ہے وہ لیتی جاؤ۔ دس سال کے بعد میرے میاں آسٹریلیا سے واپس آئے۔ مگر مَیں الگ کمرے میں رہتی اور میاں الگ۔ کیونکہ میرے دماغ میں یہ خیال مرکوز تھا۔ کہ میرا نکاح نہیں رہا۔ چنانچہ مَیں نے اُن سے کھلے طور پر کہہ دیا کہ مولوی احمد علی کا فتویٰ ہے کہ میرا آپ سے نکاح نہیں رہا۔ وہ کہنے لگے۔ اگر یہ بات تھی۔ تو تم مجھے آسٹریلیا میں ہی لکھدیتیں۔ ماہوار خرچ کیوں لیتی رہیں مَیں نے فوراً جواب دیا کہ وہ تو مال غنیمت تھا۔ الغرض مولوی صاحب نے جو اعتقاد فاسد میرے دماغ میں بٹھا دیا تھا۔ اس کے سبب سے میرے دل میں میاں کی ذرا بھی محبت نہ رہی۔ لیکن گھر کی بربادی اور تفکرات کے ہجوم کی وجہ سے مجھے بخار آنے لگا۔ اور طبیعت دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ پھر جلسہ سالانہ آگیا تو میاں نے جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری کی اور مجھے کہنے لگے۔ کیا تم بھی میرے ساتھ چلوگی۔ مَیں نے کہا۔ کیا حرج ہے۔ چنانچہ مَیں قادیان آئی۔ یہاں آکر ایک رات مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں لاٹھی ہے۔ اور مجھے بُلا کر کہتا ہے کہ اُٹھ جلدی کر جلدی کر۔ مَیں اُسی وقت اُٹھی۔ صبح کے چار بجے تھے۔ نماز پڑھی۔ اور جو میرے پاس عورتیں تھیں۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ آج میری بیعت کرادو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ پہلے ہی اس بات کی منتظر تھیں۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اور عورتوں کے ہمراہ میری بیعت منظور فرمائی۔ میاں کو جب معلوم ہوا کہ میں نے بیعت کر لی ہے تو بہت خوش ہوئے۔ بیعت کے چند ماہ بعد میں اپنے بچوں کے ساتھ قادیان میں مقیم ہو گئی۔ اور میرے میاں پھر آسٹریلیا چلے گئے۔

(خاکسار اقبال بیگم اہلیہ شیر محمد صاحب آف آسٹریلیا)

صفائی کی اہمیّت

انسانی صحت کا سب سے زیادہ دارو مدار صفائی پر ہے۔ اور ہمارا روز کا مشاہدہ بھی یہی ثابت کرتا ہے کہ جو لوگ زیادہ صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ ان کی صحتیں زیادہ اچھی ہوتی ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جو صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔ صفائی کے متعلق شریعت اسلامیہ نے بھی بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین ؕ یعنی اللہ تعالیٰ باطنی اور ظاہری صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور ظاہر کا اثر چونکہ باطن پر پڑتا ہے۔ اس لئے جب کوئی انسان ظاہری صفائی کے ساتھ باطنی صفائی بھی کریگا۔ تو وہ ضرور ایک دن خدا کا محبوب بنجائیگا یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جو عبادات مقرر فرمائی ہیں۔ اُن میں ظاہری صفائی کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ موجودہ وقت کے اکثر مسلمانوں نے صفائی کو کچھ عجیب طرح خیر باد کہدیا ہے۔ حالانکہ صاف ستھرا رہنا نہ صرف دنیوی لحاظ سے بلکہ دینی لحاظ سے بھی ضروری ہے۔ ہاں صفائی کا تعلق چونکہ زیادہ تر عورتوں سے ہے۔ اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اسے پس پشت ڈالنے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ چنانچہ میں نے اکثر مسلم عورتیں ایسی دیکھتی ہیں۔ جو اپنے آپکو یا اپنے بچوں کو یا اپنے گھر کو گندہ اور غلیظ رکھکر سادہ زندگی کا دعویٰ کرتی ہیں۔ حالانکہ سادگی اور گندگی دو متضاد چیزیں ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک اچھے گھرانے کی خاتون سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو باتوں باتوں میں وہ اپنی تعریف پر اتر آئیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ "بہن ہم نے تو کبھی فیشن کیا ہی نہیں۔ اور ہم تو بالکل سادہ رہنے کی عادی ہیں اور ہماری یہ سادگی اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ کبھی چوتھے پانچویں دن مُنہ ہاتھ دھونے کی باری آتی ہے"۔ مجھے ایسے فقرات ایک مُسلم عورت کے مُنہ سے سُنکر بڑا رنج ہوا۔ اور میں نے دِل ہی دِل میں کہا کہ افسوس وہی مُسلمان جو کبھی دُوسروں کو ایسی غلیظ باتوں سے نفرت دلاتے تھے۔ اور وہی مُسلمان جو دُنیا کو طہارت اور پاکیزگی سکھانے والے تھے۔ ہاں وہی مُسلمان جو پاکیزگی کا مجسمہ ہوتے تھے۔ آج وہ خود ان باتوں میں اصلاح کے محتاج ہو گئے ہیں۔ میں نے اس خاتون سے کہا۔ کہ آپ کی یہ حرکت سادگی کہلانے کی مستحق نہیں۔ بلکہ یہ تو انتہاء درجہ کی گندگی اور غلاظت ہے۔ اور یہ حرکت آپ کی سُستی کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ آپ تو اس مذہب سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو ایک دن میں کم سے کم پانچ مرتبہ مُنہ ہاتھ دھونے کا حکم دیتا ہے۔ مگر آپ بزعم خود اس طریق کے خلاف چلنے کو سادہ سمجھتی ہیں۔ افسوس ایسی سادگی پر کہ جس کے اختیار کرنے سے انسان حقوق اللہ کی ادائیگی سے لاپرواہ ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض گندگی کو سادگی کہنا سراسر غلط ہے۔ ہماری بعض بہنیں ایسی ہیں۔ جو مُنہ سے تو صفائی کا دم بھرتی ہیں۔ مگر وہ حقیقتاً صفائی کے معنوں کو نہیں سمجھتیں۔ مثلاً بعض خواتین گو اپنے آپ کو صاف سُتھرا رکھتی ہیں۔ لیکن گھر کی اکثر اشیاء گندی ہوتی ہیں۔ یا بعض گھر کو صاف رکھتی ہیں مگر خود اور بچے گندے رہتے ہیں۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ ہر دو طریق حقیقی صفائی کہلانے کے مستحق نہیں۔ اسلئے گھر کی مالکہ کو ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ جس کے ذریعہ وہ اپنے گھر کی تمام چیزوں کو۔ اپنے آپ کو۔ اور اپنے بچوں کو صاف ستھرا رکھ سکے۔ یہ نہ ہو کہ اگر پہننے والے کپڑے صاف ہیں تو میلے کپڑے صندوقوں کے نیچے یا پلنگ کے نیچے پڑے رہیں۔ یا چند ایک روزانہ استعمال میں آنے والے برتن صاف ہو جائیں۔ اور دوسروں کی طرف مہینوں توجہ ہی نہ کی جائے۔ بلکہ گھر کی مالکہ کو چاہیئے۔ کہ ہر چیز کو قرینے اور صفائی سے رکھے۔ تاکہ ہر دیکھنے والے کی جاذب نظر ہو سکے +

صفائی کے متعلق مَیں اپنی احمدی بہنوں کو خاص طور پر متوجہ کرتی ہوں۔ کیونکہ احمدی خواتین ایک ایسی جماعت میں شامل ہیں۔ جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کی راہنمائی کرنے والی ہے۔ اس لئے احمدی خواتین پر یہ فرض زیادہ عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ ہر اس کام میں حصہ لیں۔ جو شریعت کے ماتحت ہو۔ اور خدا اور اس کے رسول ؐ کے منشاء کو پُورا کرنے والا ہو۔ چنانچہ مَیں اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ ارشاد لکھکر جو حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو ظاہری صفائی کے متعلق دیا ہے اپنے اس مختصر مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ حضور فرماتے ہیں" جو شخص اس جماعت میں داخل ہو۔ وہ تقویٰ اختیار کرے۔ تکرار سورۂ فاتحہ حضور دل سے اور اس کے معنوں پر قائم ہونے سے بہت مؤثر ہے۔ جو شخص ناگہانی آفات سے بچنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اس سے بہتر اور کوئی بھی ذریعہ نہیں جو خدائے ذوالجلال پر ایمان لائے اور اپنے تمام اعضا کو معاصی سے بچائے اور دین کو اور دین کی خدمات کو دنیا پر مقدم رکھے۔ اور اس سلسلہ حقہ میں صدق اور اخلاص کے ساتھ داخل ہو جائے۔ اور دلی خوشی کے ساتھ دعا میں لگا رہے۔ اور اپنی عورتوں کو جن کے شر کے بد اثر میں وہ بھی شریک ہو سکتا ہے۔ غافلانہ زندگی سے بچانے اور کوشش کرے کہ اس کے گھر میں ذکر الٰہی ہو۔ پھر اس کے ساتھ قرآن شریف کے جمیع احکام کا پابند ہو کر ظاہری پلیدیوں اور ناپاکیوں سے بھی اپنے گھر کو صاف رکھے۔ جو شخص ظاہری پلیدیوں سے نفرت نہیں رکھتا۔ اور اُس کا گھر اور اُس کے گھر کا صحن ناپاک رہتے ہیں۔ وہ اندرونی پاکیزگی میں بھی سُست ہو سکتا ہے۔ سوتم کوشش کرو۔ کہ تمہارے گھر کا کوئی حصہ بھی ناپاک نہ رہے۔ اور نہ ناپاک پانی اور کیچڑ بدروؤں میں کھڑا رہے اور نہ کپڑے میلے کچیلے رہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن شریف میں آ چکا ہے۔ ایسے احکام جو خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں آئے ہیں۔ وہ اس لئے آئے ہیں۔ تا تم سمجھو کہ جسمانی سلسلہ کو رُوحانی سلسلہ سے ایک تعلق ہے"۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور میری تمام احمدی بہنوں کو بھی ظاہری اور باطنی پاکیزگی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اپنے مولا کی پسندیدہ مخلوق ہو جائیں +

(خاکسار احمدی بیگم زہرہ بنت شیخ فضل حق صاحب مہاجر قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی اور روحانی مشعلیں

حضرت اویس قرنیؒ کے اقوال

۱۔ سلامتی تنہائی میں ہے اور تنہائی یہ ہے کہ غیر اللہ کے خیال سے اپنے دل کو خالی کر دیا جائے +

۲۔ مَیں نے بلندی و رفعت کو ڈھونڈا، تو فروتنی اور تواضع میں پایا۔ اور مَیں نے سرداری و بزرگی کو طلب کیا۔ تو خدمتِ خلق اور وعظ و نصیحت میں پایا۔ اور مَیں نے فخر و بزرگی کو فقر و محتاجی میں پایا۔ اور مروّت و مردمی کو صدق و راستی میں۔ اور شرف و فضل کو قناعت میں۔ اور مَیں نے راحت کو طلب کیا۔ تو زُہد میں پایا۔ اور بے پروائی اور استغناء کو توکّل سے حاصل کیا +

حضرت ابراہیم ادہمؒ کے اقوال

۱۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ جب تو گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی روزی مت کھا۔ اُس نے عرض کیا کہ روزی تو سب اُسی کی ہے۔ پھر کھاؤں کہاں سے؟ فرمایا۔ یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اُسی کی دی ہُوئی روزی بھی کھائے۔ اور پھر اُسی کی نافرمانی بھی کرے۔ (۲) دوسرے یہ کہ اگر تو گناہ کرنا چاہے۔ تو اس کے ملک سے نکل کے کر۔ اُس نے کہا کہ سب مُلک اللہ کے ہی ہیں۔ اور کس جگہ جا سکتا ہوں۔ فرمایا یہ مناسب نہیں کہ اُسکے ملک میں بھی رہے اور پھر نافرمانی بھی کرے۔ (۳) تیسرے یہ کہ جب تُو گناہ کرنا چاہے۔ تو ایسی جگہ جا جہاں وہ تجھے دیکھ نہ سکے۔ اُس نے عرض کیا کہ وہ تو علام الغیوب اور دلوں کو دیکھنے اور رازوں کو جاننے والا ہے۔ ذرہ بھر بھی اُس سے پوشیدہ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ بات اچھی نہیں کہ نافرمانی بھی کرے تو اُس کے رُوبرو۔ بندوں سے تو شرما جائے اور اُس سے نہ شرمائے۔ (۴) چوتھے یہ کہ جب ملک الموت تیری جان لینے آئے تو اُسے کہنا کہ توبہ کے لئے مہلت دے۔ اُس نے عرض کیا کہ وہ یہ کہنا ہرگز نہیں مانیگا۔ فرمایا۔ اگر اُسے روک کر مہلت لینے کی ہمت نہیں۔ تو اس وقت کو غنیمت سمجھو اور ابھی سے توبہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ (۵) پانچویں جب منکر نکیر تیرے پاس آئیں تو انہیں اپنے پاس سے دُور کر دینا۔ اُس نے عرض کیا کہ میری کیا بساط ہے جو اُنہیں دُور کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر لازم ہے کہ جوابات ابھی سے تیار کرلے (۶) چھٹے جب قیامت کو فرشتے تجھے جہنم میں لیجانے لگیں تو پس و پیش کرنا۔ اُس نے عرض کیا کہ حضور وہ تو زبردستی لے جائینگے۔ فرمایا پھر لازم ہے ابھی سے گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پرہیز کر +

حضرت شفیق بلخیؒ کے اقوال

۱۔ انسان کی ہلاکت تین چیزوں میں ہے (۱) توبہ کی امید پر گناہ کرنا (۲) زندگانی کی اُمید پر توبہ نہ کرنا (۳) بغیر توبہ کے رحمت کا اُمیدوار بننا +

۲۔ مَیں مہمان سے زیادہ کسی چیز کو عزیز نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ اس کی روزی اور اشیائے مایحتاج خدا پر ہیں اور مَیں درمیان میں کوئی چیز نہیں +

۳۔ مَیں نے سینکڑوں استادوں اور کتابوں سے یہ سبق حاصل کئے ہیں (۱) روزی سے مطمئن ہونا (۲) ہر کام میں اخلاص (۳) شیطان سے عداوت۔ (۴) موت کے سامان کی تیاری میں مصروف رہنا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اقوال

۱۔ آپؒ سے استفسار کیا گیا کہ کونسی خصلت انسان کو نفع دینے والی ہے۔ آپ نے فرمایا عقلِ کامل۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو پھر حُسنِ ادب۔ پُوچھا گیا۔ اگر یہ بھی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا مہربان بھائی۔ کہ جس سے وقت پر مفید مشورہ مل سکے۔ پُوچھا گیا۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو سکے؟ فرمایا۔ تو پھر خاموش رہنا بہتر ہے +

۲۔ انسان زیادہ علم کی بجائے۔ زیادہ ادب کا محتاج ہے +

۳۔ جو شخص اپنی اولاد کو نیک باتیں بتاتا اور نیک راہ پر لگاتا ہے۔ اور رات کو اُٹھ کر اپنی اولاد کو برہنہ پاکر کپڑا اُڑھاتا ہے۔ اُس کا یہ عمل جہاد سے افضل ہے +

۴۔ جس شخص کی بہت عزت و تعظیم کی جاتی ہو۔ چاہیئے کہ وہ اپنے دل میں اپنے تئیں بہت ناچیز جانے تاکہ خود بینی سے بچا رہے +

حضرت جنید بغدادیؒ کے اقوال

(۱) دریافت کیا گیا کہ دوستی کس سے رکھنی چاہیئے۔ فرمایا۔ ایسے شخص کے ساتھ جو تیرے ساتھ نیکی کرکے بھول جائے۔ اور جب تُو اس کا کوئی قصور کرے تو معاف کردے + (۲) صبر کی انتہاء توکل ہے + (۳) نفس کو قابو میں رکھنے اور شکایت و ناشکری سے باز رہنے کا نام صبر ہے + (۴) جوانمردی یہ ہے کہ دُوسروں کے لئے بوجھ نہ بنے اور جو تیرے پاس ہو دُوسروں پر خرچ کرے +

(خاکسار شہزادی ایم مالک تسنیم ایمن آباد)

حفظانِ صحت

بچّوں کی خوراک

ذیل میں بچوں کی خوراک کے متعلق ایک قیمتی مضمون درج کیا جارہا ہے۔ خواتین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کی خوراک کے ضمن میں ان ہدایات کو ملحوظ رکھا کریں جو اس مضمون میں بیان ہوئی ہیں + (ایڈیٹر)

اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہماری غربت نہ صرف ہمارے بچوں بلکہ ہم سب کی خوراک کے راستہ میں ایک سخت روک ہے۔ غربت کی وجہ سے ہماری خوراک ہر لحاظ سے ناکافی بلکہ ایک حد تک ناکارہ ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو کچھ مہیا ہو سکتا ہے ہم اس کو اپنی جہالت اور غفلت سے ایسا بنا دیتے ہیں کہ بجائے فائدہ کے اکثر اوقات وہ تکلیف دہ اور بیماری کا باعث بنجاتا ہے۔ اپنی خوراک کی بابت تو پھر بھی چونکہ وہ ہمارے مُنہ میں جاتی ہے ہم مزہ کے واسطے ہی سہی کچھ نہ کچھ احتیاط برت لیتے ہیں۔ لیکن بچوں کی خوراک کی طرف سے تو ہم بالکل ہی لاپرواہ ہوتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہونگی۔ کہ ہم اپنے جانوروں کے چارہ اور پانی کا خیال بچوں کے کھلانے کی نسبت بہت زیادہ رکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے بچے اکثر اسہال۔ پیچش اور بدہضمی کا شکار رہتے ہیں۔ اور عجیب طرح طرح کی تکالیف سہہ کر راہی مُلک عدم ہو جاتے ہیں۔ اب میں ان احتیاطوں کی بابت کچھ ذکر کرتی ہوں جو ہم کو بچوں کی خوراک کے متعلق اختیار کرنی چاہئیں:-

(۱) جب تک بچے ماں کا دُودھ پیتے ہیں ان کی صحت نہایت اچھی رہتی ہے۔ پھر بھی بعض مائیں بچہ جہاں رونے لگا جھٹ چھاتی اسکے مُنہ میں دے دیتی ہیں۔ حالانکہ بعض بچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محض پیاس کے باعث روتے ہیں۔خصوصاً گرمیوں میں ایسی حالت میں بہتر ہوگا کہ بجائے دودھ کے نلکہ کے تازہ پانی کے دو چار چمچے (چھوٹا چائے والا چمچہ نہ کہ ہنڈیا کے چمچے) بچے کو دے دیئے جائیں۔بعض وقت بچے پیٹ کے درد یا کسی اور تکلیف کے باعث روتے ہیں۔ایسی حالت میں دودھ دینا بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہوتا ہے۔ پس یہ سخت غلطی ہے کہ ہر دفعہ جب بچہ رونا شروع کرے اُسکو دودھ ہی دیا جائے۔دودھ بچے کو تین تین گھنٹے کے وقفہ سے دینا بہتر ہے۔اور مناسب ہے کہ ماں اپنی چھاتیوں کو گرم پانی اور صابن سے دن بھر میں دو تین دفعہ ضرور دھولے ؛

(۲) جس بچے کو ماں کا دودھ نصیب نہ ہو۔اس کے واسطے بکری کا دودھ سب سے اچھا ہے۔دودھ کو ایک جوش دیکر اُس برتن کو کسی ایسی جگہ رکھدیں جو ٹھنڈی ہو۔مکھیوں اور گرد کی پہنچ وہاں نہ ہو۔جب بچے کو دینے کی ضرورت ہو تو الگ ایک پیالی میں نکال کر ذرا نیم گرم کرلیں۔اور چمچہ کیساتھ پلادیں۔اگر مناسب ہو تو بوتل کے ساتھ پلادیں۔لیکن بوتل کے ساتھ پلانے میں مشکل ہے کہ بوتل اور ربڑ ٹیٹ کا صاف کرنا آسان نہیں ہے۔بوتل کو تو جیسے کیسے صاف کرلیتے ہیں۔لیکن ربڑ ٹیٹ میں کچھ نہ کچھ دودھ لگا رہتا ہے۔اور یہ سڑ جاتا ہے۔یہ سڑا ہوا دودھ جب بچے کے پیٹ میں جاتا ہے۔ تو باقی دودھ کو بھی متعفن کر دیتا ہے۔اور اسہال اور پیچش کا باعث بن جاتا ہے۔اسلئے یہ نہایت ضروری ہے۔کہ بچوں کو دودھ پلانے کے بعد تمام برتن اُبلتے ہوئے پانی میں ڈال کر صاف کرلئے جائیں۔ٹیٹوں کو اُلٹ کر اندر سے خوب صاف کرلیں اور اُبالیں۔ان برتنوں کو صاف اور خشک کرکے کسی ایسی جگہ رکھ دیں جو اُن کے واسطے خاص طور پر مقرر کی گئی ہو گرد اور مکھیوں سے محفوظ ہو اور ہر دفعہ دودھ پلانے کے بعد اسی طرح برتنوں کو اُبال کر صاف کرلیا کریں ؛

(۳) بچوں کو روٹی اور چاول اس وقت تک نہ دیں۔ جب تک کہ اُن کے دو چار دانت نہ نکل آئیں۔ان دانتوں کے نکلنے پر بچے کو چاول جو کہ گلا کر ملائم کئے جائیں یا مونگ کی دال کی کھچڑی وغیرہ دے سکتے ہیں۔یا پھر خوب پکائی ہوئی روٹی کا ٹکڑا اُس کے ہاتھ میں دے دیں جس کو وہ خود ہی چوستا اور کاٹتا رہے ؛

(۴) جب بچوں کو دودھ چھڑا کر معمولی خوراک پر لایا جائے۔تو وہ وقت نہایت احتیاط کا ہوتا ہے۔مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بچے یا تو نہایت ہی لطیف غذا (یعنی ماں کے دودھ) پر ہوتے ہیں یا پھر اچانک اس خوراک پر آجاتے ہیں۔جو والدین یا بڑے بوڑھے کھاتے ہیں اور جس میں مرچیں اور مصالحہ بے انتہا ہوتا ہے۔اس وجہ سے یہ بچے ایک ایک لقمہ کے بعد پانی پیتے ہیں۔اس خوراک اور پانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے بدہضمی۔اسہال اور پیچش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ان کے مُنہ اندر سے متورم ہو جاتے ہیں۔رالیں بہنے لگ جاتی ہیں۔اور پیٹ بڑھکر آگے کو نکل آتا ہے۔حالانکہ ضروری ہے کہ دودھ چھٹنے کے بعد بچوں کو نہایت ملائم غذا مثلاً گائے یا بکری کے دودھ۔ملائم کھچڑی اور ملائم چاول وغیرہ پر رکھیں۔پھر رفتہ رفتہ روٹی اور سالن وغیرہ پر لائیں۔احتیاط رکھیں کہ سالن میں مرچیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصالحہ نہ ہو۔

آلو اُبال کر اُن کا چھلکا اُتار لیں اور ہاتھ سے مل کر دُودھ یا پانی میں ملا لیں۔ اس میں تھوڑا سا نمک ملا کر بچے کو کھلائیں۔ یا کچھ سبزی لے کر خوب پکائیں اور کپڑے میں نچوڑ کر اُس کا یہ عرق یا شوربا نمک ملا کر بچے کو پلائیں۔

اس موقعہ پر اچھے پکے ہُوئے پھل بھی جو موسم کے لحاظ سے مہیا ہو سکیں۔ مناسب مقدار میں بچے کو دے سکتے ہیں۔

ہلکا اُبلا ہُوا یعنی نیم برشت انڈا بھی بچے کے لئے مفید ہے۔

پانی کا دینا بچے کے لئے ہر عمر میں نہایت ضروری ہے۔ تازہ نلکے کا پانی اس غرض کے لئے نہایت اچھا ہے۔ اور ہر قسم کے عرقیات سے بہتر ہے۔ گرمی میں اس کا خاص خیال رکھیں

میرے والد صاحب کو ایک دفعہ ایک مریض بچہ دکھلانے کے لئے بُلایا گیا۔ یہ بچہ رات بھر سخت بےچین رہا۔ بخار میں مُبتلا تھا۔ معالج حکیم صاحب نے پانی بالکل بند کر رکھا تھا بچے کے ہونٹ اور زبان بالکل خشک تھے۔ میرے والد صاحب نے جب یہ حالت دیکھی تو اس کو پانی دینے کے واسطے کہا۔ پہلے تو اُس کے والدین حیران ہُوئے۔ آخر والد صاحب کے اصرار پر انہوں نے پانی دینا شروع کیا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں بچہ کی حالت سُدھر گئی۔ وہ بےچینی جاتی رہی اور چیخنا بند ہو گیا اور خدا کے فضل سے بخار بھی جاتا رہا۔

یہ چند ضروری باتیں بچوں کی خوراک کے متعلق مَیں نے لکھی ہیں۔ اُمید ہے کہ والدین ان سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔

عزیزہ راشدہ بنت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب۔
محلہ دارالبرکات قادیان

قرآن کریم کا رسم الخط

مَیں نے اس سے پہلے ایک مضمون میں وعدہ کیا تھا کہ مَیں انشاء اللہ رموز اوقاف کے بعد کچھ رسم خط کے موضوع پر لکھنے کی کوشش کرونگی۔ لہذا اس وعدہ کے ایفاء اور بہنوں سے دُعا حاصل کرنے کے لئے کچھ عرض کرتی ہوں۔ کیونکہ قرآن مجید کی طرز تحریر سے عدم واقفیت کی وجہ سے اکثر لوگ تلاوت میں غلطیاں کر جاتے ہیں۔

(۱) چند الفاظ میں واؤ لکھی جاتی ہے لیکن پڑھی نہیں جاتی۔ مثلاً حیٰوۃ۔ زکوٰۃ کو حیوات اور زکوات نہیں پڑھینگے۔ بلکہ حیات اور زکات پڑھینگے۔

(۲) اسی طرح چند مقامات پر ی لکھی جاتی ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتی۔ مثلاً عیسیٰ۔ موسیٰ۔ اعلیٰ کو عیسا۔ مُوسا۔ اعلا پڑھیں گے۔

(۳) اگر کسی جگہ الف مکسورہ آجائے تو اس کو پُورے الف کا حق دینا چاہیئے۔ اور صرف زبر کی آواز نکالنے پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیئے۔ مثلاً رحمٰن۔ اسحٰق۔ کو رحمان۔ اسحاق پڑھے۔

(۴) بعض مقامات پر الف لکھا جاتا ہے۔ مگر پڑھنے میں نہیں آتا۔ مثلاً قالوا کا آخری الف ہے۔ اسی طرح اَنَا کو اَنَ ہی پڑھا جائیگا۔

(۵) جن مقامات پر نا سے پہلے ء ہو۔ مثلاً ءَنا۔ تو پھر الف پُوری آواز دیگا۔ جیسے جاءَنا۔ نذیرٌ۔

جن مقامات پر الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا وہ سارے قرآن میں صرف اٹھارہ ہیں۔ جو آسانی کی خاطر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درج ذیل ہیں :-

بسم اللّٰہ ۔ افائن مات ۔ لاالی اللّٰہ ۔ تبوءا ۔ ملائہ ۔ لااوضعوا ۔ ثمودا ۔ تتلوا ۔ لن ندعوا ۔ لشایٔ ۔ لکنا ۔ لااذبحنہ ۔ بئس الاسم الفسوق ۔ لاالی الجحیم ۔ نبلوا ۔ ثمودا ۔ سلاسلا ۔ کانت قواریر قواریرا من فضہ ۔

نوٹ :- جو حروف الف پر × اس طرح کا نشان دیا گیا ہے ۔ وہ الف نہیں پڑھے جاتے ۔ ان مندرجہ بالا مقامات کے علاوہ ہر جگہ الف کو ادا کرنا ہو گا ۔ اور لمبا کر کے پڑھنا پڑے گا +

(خاکسار والدہ محمد اعظم بوتالوی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ فیروزپور شہر)

مسلم شہری کے فرائض

مذہب اسلام دنیا میں امن کا علمبردار ہو کر آیا ہے ۔ اور وہ چاہتا ہے کہ دنیا کے لوگ امن اور چین کی زندگی بسر کریں اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں ۔ اسی لیئے اس نے مسلمانوں کے لئے ایسے قوانین مقرر کر دیئے ہیں ۔ جن کو اگر وہ اپنا نصب العین بنائیں ۔ تو ان کی زندگی نہایت خوشگوار طور پر گذر سکتی ہے ۔ چنانچہ ان فرائض میں سے جو اسلام نے ایک مسلم شہری کے مقرر کئے ہیں ۔ میں اس وقت چند ایک بیان کرتی ہوں ۔

(۱) ایک فرض مسلم شہری کا اسلام نے یہ مقرر کیا ہے کہ وہ گداگروں کی طرح مانگ کر نہ کھائے ۔ اگر سب مسلمان اس فرض کی ادائیگی اپنے اوپر لازم قرار دے لیں ۔ تو دنیا کی اقتصادی حالت بہت حد تک سدھر سکتی ہے ۔

(۲) ایک فرض مسلم شہری کا اسلام نے یہ مقرر کیا ہے کہ جو شخص بھی اس کے سامنے آئے ۔ وہ اسکو السلام علیکم کا تحفہ پیش کرے ۔ اور اگر موقعہ ہو تو مصافحہ کے لئے بھی اپنا ہاتھ بڑھائے ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ سلام اور مصافحہ سے آپس میں محبت اور دوستی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ۔

(۳) ایک فرض مسلم شہریوں کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے ۔ تو اس کے جنازے کی تیاری میں مدد دیں ۔ اور قبر تک ساتھ جائیں اور دفنائیں ۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ سب لوگ اس کام میں مشغول ہو جائیں ۔ اگر بقدر ضرورت آدمی چلے جائیں تو کافی ہو گا ۔ لیکن اگر کوئی بھی نہ جائے ۔ تو سب گنہگار ٹھہریں گے ۔

(۴) ایک فرض مسلم شہری کا یہ ہے کہ اگر وہ دوکاندار ہے ۔ تو ایسی اشیاء فروخت نہ کرے ۔ جو لوگوں کی صحت کو نقصان پہنچانے والی ہوں ۔ اس کا یہ عذر کافی نہ ہو گا ۔ کہ خریدار سوچ سمجھ کر اشیاء خریدیں ۔ بلکہ اس کا اپنا فرض ہے کہ دوکان پر خراب اور مضر صحت مال رکھے ہی نہیں ۔

(۵) ایک فرض مسلم شہری کا یہ ہے کہ وہ عام گذرگاہوں پر بلند آواز سے لڑائی جھگڑا نہ کرے ۔ نیز ایسی جگہوں کو جن کو عام لوگ استعمال کرتے ہیں ۔ گندہ نہ کرے ۔ اور نہ پبلک جگہوں پر کوئی ایسی حرکت کرے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچے ۔

(۶) ایک فرض اسلام نے مسلم شہری کا یہ قرار دیا ہے کہ وہ قومی اور ملکی فرائض کی خاطر قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے ۔ اور اپنی اس ذمہ واری کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے ۔ ورنہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہو گا ۔

(۷) اسی طرح مسلم شہری کا فرض ہے کہ وہ مایوسی کو اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریب بھی نہ آنے دے۔ بلکہ مصائب اور تکالیف میں ایک پہاڑ کی طرح کھڑا رہے۔ حوادث کی آندھیاں چلیں اور آفات کی لہریں اُٹھ اُٹھ کر اس سے ٹکرائیں۔ مگر وہ مقابلہ سے نہ گھبرائے۔ بلکہ ان کو دبانے کی پوری کوشش کرے خواہ اس کام میں اسکو موت کا پیالہ ہی کیوں نہ پینا پڑے۔

(۸) ایک مسلم شہری کا یہ بھی اہم فرض ہے۔ کہ اگر اس کا ہمسایہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو۔ تو یہ اس کی مالی، جانی، غرض ہر رنگ کی مدد کرے۔ اور اس بات کا خیال بھی نہ کرے کہ میرا ہمسایہ اس حسنِ سلوک کے نتیجہ میں مجھ کو کیا انعام دیگا۔

(خاکسار امۃ اللطیف عفت۔ دار العلوم قادیان)

آدابِ مجلس

جب لوگ کسی جگہ جمع ہوتے اور غور و فکر کرنے کیلئے اکٹھے بیٹھتے ہیں۔ تو ان کی ہیئتِ اجتماعی کو مجلس کہا جاتا ہے اسلامی شریعت چونکہ کامل ہے۔ اسلئے قرآن و احادیث میں ایسے کئی اصول بیان کئے گئے ہیں جن کے ذریعہ مومن اس قسم کے اجتماعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے انہی اصول کا نام آداب مجلس ہے۔ یہ آداب اگرچہ بہت سے ہیں۔ مگر مختصراً بعض ضروری آداب درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) جب انسان کسی مجلس میں جائے۔ تو اُسے لازم ہے کہ سکینت اور وقار کو اختیار کرے۔ یعنی اُس مجلس کے مناسب حال وقار کو ملحوظ رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے طریقِ عمل سے اہلِ مجلس کو تکلیف ہو۔ نماز ایک اہم ترین عبادت ہے۔ لیکن ایسی اہمیت رکھنے والی عبادت کے متعلق بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ باجماعت نماز میں شامل ہونے کے لئے دوڑ کر مت آؤ جس سے ظاہر ہے۔ کہ مجلس میں شامل ہوتے وقت وقار کو پوری طرح ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

(۲) مجالس دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (الف) جنمیں شمولیت کے لئے خاص خاص لوگوں کو بلایا جاتا ہے (ب) جنمیں شمولیت کے لئے سب لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔

مجلس خاص کے بارہ میں اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ جن امور کے متعلق عام چرچا کی اجازت نہ ہو۔ ان کا چرچا نہیں کرنا چاہیئے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ المجالس بالامانۃ۔ کہ مجلس میں شامل ہونے والوں کو مخفی مشوروں کے افشاء کی اجازت نہیں۔ اگر اس طریق کو اختیار نہ کیا جائے۔ تو دنیا میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

چونکہ اسلام نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر جماعتی مصلحت کا تقاضا ہو۔ تو بعض مشوروں یا فیصلہ جات کو عوام سے پوشیدہ رکھا جا سکتا ہے۔ اسلئے خطرہ تھا کہ خفیہ کمیٹیاں بن کر لوگوں میں دہشت نہ پھیلائیں۔ اس خطرہ کے ازالہ کے لئے قرآن شریف نے یہ پابندی لگا دی کہ خفیہ مشورے صرف تین قسم کے اُمور میں جائز ہیں۔ یعنی امر بالمعروف میں صدقات کی تحریک میں اور لوگوں میں اصلاح کرانے کی تدابیر سوچنے کے لئے۔ ان تین اقسام کے علاوہ کسی قسم کا خفیہ مشورہ جائز نہیں۔ اور جن اقسام کا خفیہ مشورہ جائز ہے۔ ان کے بارہ میں بھی اس مشورہ میں شریک ہونے والوں کو یہ ہدایت ہے کہ وہ بغیر اجازت ان کا دوسروں سے ذکر نہ کریں۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ حکم دیا ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تم گھروں میں داخل ہو۔ تو السلام علیکم کہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ جب انسان کسی مجلس میں آئے۔ تو اس کا بھی فرض ہے کہ اہل مجلس کو السلام علیکم کہے۔

(۴) بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ مجلس میں ہوتے ہیں۔ وہ کھُل کر بیٹھ رہتے ہیں اور بظاہر اس مجلس میں کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ اور نئے آنیوالے حیران رہ جاتے ہیں کہ وہ کہاں بیٹھیں۔ ایسی صورت میں عام طور پر منتظمین مجلس بیٹھنے والوں سے درخواست کیا کرتے ہیں کہ وہ ذرا سمٹ کر بیٹھیں تا دُوسروں کے لئے جگہ نکل آئے۔ اس بارہ میں اللہ تعالےٰ بھی بیٹھنے والوں کو حکم دیتا ہے کہ اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم یعنی جب تم سے کہا جائے کہ دُوسروں کے لئے وسعت پیدا کرو۔ اور ان کیلئے جگہ بنادو۔ تو تمہیں چاہیئے کہ جگہ بنادو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فراخی کے سامان پیدا کر دیگا۔

(۵) جب مجلس میں بہت سے لوگ جمع ہوں اور ان سے مشورہ لیا جارہا ہو۔ تو چاہیئے کہ مشورہ دیتے وقت عمر اور مرتبہ کا لحاظ رکھا جائے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ حضورؐ ان سے کوئی مشورہ فرما رہے تھے۔ کہ ایک نوجوان نے کچھ عرض کرنا چاہا۔ اسپر حضورؐ نے فرمایا۔ پہلے بڑوں کو بولنے دو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بارہا فرمایا کرتے تھے کہ مجالس میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اکثر حضورؑ کی زبان پر فارسی کا یہ فقرہ ہوتا تھا۔ کہ

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

(۶) جب مجلس میں کوئی شخص بات کر رہا ہو تو دُوسروں کا فرض ہے کہ قطع کلام نہ کریں۔ اور جو کچھ کہنا ہو۔ اسکی بات کے خاتمہ پر کہیں۔

(۷) بعض لوگ گو کسی مذہبی مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں مگر دراصل وہ اپنے ہی خیالات میں غلطاں و پیچاں ہوتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ ایسے لوگوں کا قرآن مجید میں بھی ذکر آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ بعض لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں آتے تھے اور اس کے ختم ہونے تک وہاں بیٹھے رہتے تھے۔ لیکن وہ حضورؐ کی باتوں کو توجہ سے نہیں سُنتے تھے۔ جب باہر آتے تو ایک دُوسرے سے کہتے۔ ماذا قال انفا۔ کہ انہوں نے ابھی کیا کہا تھا۔ قرآن مجید ایسے لوگوں کو منافق قرار دیتا ہے۔ پس مذہبی مجالس کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مجلس میں بیٹھ کر پُوری توجہ کے ساتھ دین کی باتوں کو سُنا جائے۔

(۸) یہ ایک عام مرض ہے کہ لوگ کہنے والے کی شخصیت کو دیکھتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ حالانکہ اسلامی اصل یہ ہے کہ حکمت کی بات مومن کا گمشدہ مال ہے۔ جہاں سے وہ ملے اُسے لے لے۔ اسلئے ضروری ہے کہ جب ہم کسی مجلس میں شریک ہوں۔ تو وہاں کہی جانے والی باتوں میں سے ہر اچھی بات کو لے لیں۔ خواہ اسکا کہنے والا کوئی معمولی آدمی ہی کیوں نہ ہو۔

(۹) جب کبھی مسلمانوں کی کوئی خاص مجلس منعقد ہو۔ اور اُس میں ایسے اُمور کا فیصلہ ہو رہا ہو۔ جن کا تعلق مسلمانوں کی جماعت سے ہو۔ تو ایسے موقع کیلئے قرآن مجید نے ایک نہایت ضروری ادب یہ سکھایا ہے کہ ایسی مجلس سے امام کی اجازت کے بغیر اُٹھکر نہیں جانا چاہیئے۔ ایسا ہی کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی آواز نبی یا خلیفہ کی آواز سے بلند کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰) مجالس اسلامی کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ بیٹھے ہونے کی حالت بکثرت استغفار کرنا چاہیئے۔ اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جب کسی مجلس میں شریک ہوتے۔ تو ہمیشہ استغفار کرتے رہتے تھے ؛

(خاکسار امۃ اللہ درجہ ثانیہ بنت مولوی ابو العطاء صاحب قادیان)

اقتباسات

ہندوستانی عورتیں اور ساڑھی

ہندوستان کے طول وعرض میں ساری کو غیر معمولی طور پر مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ ہندوستانی عورتیں اب ساری کا استعمال اس کثرت کے ساتھ کرتی نظر آتی ہیں۔ کہ غیر ممالک کے باشندوں کی نظروں میں ساری کو ہندوستانی خواتین کا نیشنل لباس سمجھا جانے لگا ہے۔ جمعیۃ الاقوام کے اجلاس اور گول میز کانفرنس میں ہندوستان کی عورتوں کی طرف سے جن خواتین نے نمائندگی کی۔ وہ عام طور پر ساری میں ملبوس دیکھی گئیں۔ اس کے علاوہ لنڈن ویورپ کے دیگر مقامات پر بھی ہندوستانی خواتین اکثر ساری میں ہی دیکھی جاتی ہیں۔

ساری کی خوبصورتی۔ دلکشی۔ اور جاذبیت نے نہ صرف ہندوستانی خواتین کے دلوں کو موہ لیا ہے۔ بلکہ فیشن پرست مغرب بھی اس کے ڈیزائن سے مسحور ہو چکا ہے۔ اور گذشتہ چند برس سے پیرس (فرانس) کے فیشن پرست اس ڈیزائن کو "ایوننگ ڈریس" میں ترویج دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ان گوناگوں دلربائیوں کے باوجود ساری کی تمام کائنات یہ ہے۔ کہ سوت یا سلک کا چند گز لمبا ٹکڑا ہوتا ہے جس کے دونوں کناروں پر موزون اور جاذب نظر بارڈر ہوتا ہے۔

ہندوستان میں محض ساری کی بناوٹ اور اس کے زیب تن کرنے کی طرز سے ایک عورت کے متعلق کافی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ شوخ، تیز، اور بھڑکیلے رنگ کی ساریاں عام طور پر نوخیز لڑکیاں پہنتی ہیں۔ مالابار کے علاوہ ہندوستان کے دیگر حصوں میں بالکل سفید ساری اکثر بیوہ عورتیں پہنتی ہیں۔

ہندوستان میں جو عورتیں برہمن ذات کی ہوتی ہیں ان کی ساری میں کئی ایک شوخ رنگ دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان عورتوں کا ساری باندھنے کا طریقہ بالکل جدا ہوتا ہے۔ اور تامل ناڈ کی عورتیں تو ساری کے زیریں حصے کو بالکل اس طرح باندھتی ہیں جیسے پورب کے لوگ دھوتی باندھتے ہیں۔

بالکل سفید رنگ کی ساری عام طور پر یا تو بیوہ عورتیں پہنتی ہیں۔ یا اچھوت اقوام کی عورتیں غم واندوہ اور ماتم کے موقع پر استعمال کرتی ہیں۔ لیکن جہاں تک سفید ساری اور اس پر سیاہ یا کسی دوسرے رنگ کے بارڈر کا تعلق ہے۔ اس کا استعمال خاص وعام کرتے ہیں۔ بلکہ سفید ساری اور سیاہ بارڈر تو اچھے اچھے طبقہ کی عورتوں میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

ہندوستانی عورتوں کی موجودہ نسل میں جارجٹ کی ساریاں بہت مقبول ہو رہی ہیں۔ پارسی قوم کی عورتوں کا تو لباس ہی ساری ہے۔ لیکن ان کے پہننے کا طریقہ ہندو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں سے مختلف ہے۔ پارسی عورتیں ساری کا پلہ پشت کی طرف سے لاکر کاندھے پر سے لوٹا کر سامنے ڈال دیتی ہیں۔ جو نہایت اچھا معلوم ہوتا ہے۔

جن عورتوں کو محنت مزدوری کرنی پڑتی ہے ان کا ساری باندھنے کا طریقہ ذرا مختلف پایا جاتا ہے۔ وہ ساری کا پلہ پشت کی دائیں جانب سے لاکر بائیں کاندھے پر سے اوڑھ لیتی ہیں۔ اور پھر ساری کے کنارے کو کمر کے ساتھ دبا دیتی ہیں۔ تاکہ کام کاج کرتے وقت لہراتا ہوا کھلا پلہ دقت کا باعث نہ ہو۔ اور جب کبھی وہ سر پر کوئی بوجھ اُٹھاتی ہیں۔ تو ساری کا پلہ اکٹھا کر کے سر پر رکھ لیتی ہیں۔ تاکہ بوجھ کے باعث اُن کے سر کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس کے علاوہ جب غریب عورتیں بچے کو اُٹھاتی ہیں۔ تو ساری کا یہی پلہ بچے کی اوڑھنی کا کام دیتا ہے۔ مالابار میں سفید ساری عام فیشن میں داخل ہے۔ اور ہر طبقہ کی عورتیں سفید رنگ کی ساریاں کثرت کے ساتھ استعمال کرتی ہیں۔

غرض جوں جوں زمانہ ترقی کرے گا۔ ہندوستان میں ساری زیادہ مقبول ہوتی جائے گی۔ کیونکہ اس میں مشرق کی سادگی۔ مغرب کی رنگینی اور فیشن کی رعنائی پائی جاتی ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ ساری مشرقی اور مغربی تمدن کی دلدادہ عورتوں کے لئے مساوی طور پر دلکشی رکھتی ہے۔ البتہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ ان کے ڈیزائن ضرور بدلتے رہینگے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ چونکہ اس لباس میں اصلاح و ترمیم کی صلاحیت ہے۔ اس لئے اس کا مستقبل شاندار نظر آتا ہے۔ (ریاست دہلی ۱۲ فروری ۱۹۴۰ء)

الوداعی دعوت

نصرت گرلز سکول میں ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۶ فروری ۱۹۴۰ء بعد نماز مغرب دینیات کلاسز درجہ اولیٰ و ثانیہ اور نویں اور سپیشل کلاسز کی طرف سے درجہ ثالثہ اور دسویں جماعت کو الوداعی ڈنر دیا گیا۔ جس میں حرم ثالث و حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب اور دوسری معزز مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اس موقعہ پر دینیات کلاس درجہ اولیٰ و ثانیہ اور نویں کلاس کی طرف سے دونوں جماعتوں کو جو مشترکہ ایڈریس دیا گیا وہ معہ جواب درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایڈریس

محترمہ طالبات درجہ ثالثہ و جماعت دہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آج کی ملاقات جو تعلیمی نوعیت کے لحاظ سے آپ کے اور ہمارے درمیان آخری ملاقات ہے۔ ہمارے اخلاص اور محبت سے بھرے ہوئے دلوں کی آئینہ دار اور ہماری طرف سے انس و الفت کا ایک مظاہرہ ہے۔ رُوحانی کیفیات کے اظہار کے لئے ہم کو مادی اشیاء اور دنیاوی اسباب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جس طرح دلی خوشی کے اظہار کے لئے متبسم چہرہ اور دلی رنج و غم کے اظہار کے لئے قطرات اشک ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ان جذبات محبت کے اظہار کے لئے جو ہم آپ کے لئے اپنے دلوں میں رکھتی ہیں۔ آج کی الوداعی ملاقات ہے۔ اس وقت ہمارے دل آپ کی محبت سے لبریز اور ہمارے دماغ آپکی الفت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخمور ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ عرض کر دینا نامناسب نہ ہوگا کہ ہمارے دلوں کی صحیح کیفیات کو الفاظ کا جامہ پہنانا بہت مشکل ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مرحلہ زندگی پر آپکا حامی و ناصر ہو۔ اور آپکو راہِ ترقی پر سرعت کے ساتھ گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترمہ طالبات درجہ ثالثہ! آج آپ اپنی تکمیل تعلیم کے بعد اور ہم میں ایک طویل مدت رہ کر اور ہمارے دلوں کے گوشہ گوشہ میں محبت کا دریا موجزن کر کے اپنے باقی منازلِ حیات طے کرنے کے لئے ہم سے رخصت ہو رہی ہیں۔ اور اسوقت ہماری بالکل یہی حالت ہے کہ

ہیں بچشمِ تر در و دیوارِ میخانہ بھی آج
کس قدر دل سوز ہوتا ہے سلامِ آخری

لیکن جہاں ہمارے دل آپ کی جدائی سے رنج وغم کے بحرِ عمیق میں غوطہ زن ہیں۔ وہاں ان میں خوشی اور انبساط کا دریا بھی لہریں مارتا نظر آتا ہے۔ گویا اس وقت ہم اپنے دلوں کو متضاد جذبات پر مشتمل پاتی ہیں۔

اس اجمال کی تفصیل اس طرح ہے کہ آپکی محبت کے نقوش ہمارے دل و دماغ پر اسلئے کندہ نہیں ہوئے۔ کہ آپ نے ایک طویل عرصہ اپنی زندگی کا ہم میں گذارا۔ بلکہ ہماری محبت کی بنیاد ان عظیم الشان مقاصد اور فرائض کی چٹان پر ہے جن کے پیشِ نظر اس ادارۂ تعلیم کا اجراء مشیتِ ایزدی کے ماتحت ہوا۔ اس ادارہ کے بانی کا مقصد کوئی معمولی نہ تھا۔ بلکہ اس کا مقصد نیا آسمان اور نئی زمین بنانا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جب کہ چاردانگِ عالم میں بے دینی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ آپ اس زمین اور اس آسمان کی وہ لہلہاتی فصل ہیں جو دنیا کے لئے آبِ حیات اور روحانی بھوکوں کے لئے مائدۂ آسمانی ثابت ہوگی۔ خدا کرے کہ ہماری یہ آرزو پوری ہو۔

ان خوشی کے جذبات نے ہمارے رنج وغم کے جذبات پر اطمینان اور سکون کی چادر ڈال دی ہے۔ کیونکہ یہ جدائی آئندہ کی ترقیات اور حصول مقاصد عظمیٰ کا واحد زینہ ہے۔ اور اس جدائی سے اس مدرسہ خصوصاً ان جماعتوں میں تعلیم پانے کا جنکو جماعتہائے دینیات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حقیقی مقصد عملی رنگ میں حاصل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بحرِ اخلاقِ حسنہ کی گوہر تابندہ بنائے۔ اور احمدیت کا بول دنیا میں بالا کرنے اور اس کا جھنڈا اکنافِ عالم میں گاڑنے کے لئے جو جنگ اس وقت دنیا میں لڑی جا رہی ہے۔ اس میں آپ عملی طور پر شریک ہو کر اپنا فرض ادا کریں۔

محترمہ طالبات جماعت دہم! آپ بھی اپنی تعلیم کا ایک اہم مرحلہ عبور کر کے ایک نئی منزل میں قدم رکھ رہی ہیں۔ آپکے ساتھ ہم کو جو وقت گذارنے کا زریں موقعہ ملا ہے۔ اسکے نقوش نقش بر آب نہیں کہ آسانی سے ہمارے دلوں کے صفحات سے دُھل جائیں۔ ہم خدا تعالیٰ سے ملتجی ہیں کہ وہ آپ سب کو کامیابی کا منہ دکھائے اور آپکی تعلیمی کوششوں کو ثمرور کرے۔ اور جس شعبہ میں قدم رکھیں۔ مظفر و منصور کرے۔

معزز بہنو! اس درسگاہ میں حیاتِ انسانی کی تعمیر کے بہترین سامان مہیا کئے گئے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتی ہیں کہ یہ مدرسہ آپکی زندگیوں کی اصلاح میں بہت ممد و معاون ثابت ہوگا اور اس مدرسہ سے جسمانی جدائی کے بعد بھی آپ اس کی ہر طرح کی بہبودی کے لئے کوشاں رہینگی۔ عنقریب آپ زندگی کے دوسرے دور میں قدم رکھنے والی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس مرحلہ پر آپکے ذہنوں سے وہ مقام نکل جائے جہاں کچھ عرصہ رہ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے اپنے اخلاق کو کندن اور اپنے فضائل و عادات کو دوسروں کے لئے باعثِ رشک بنایا ہے۔ دنیا میں لاکھوں تغیّر و تبدل ہوں۔ تو ہؤا کریں۔ آسمان پر ہزاروں قسم کے بادل چھائیں۔ تو چھایا کریں۔ اس عالمِ کون و فساد میں انقلابات رُونما ہوں۔ تو ہؤا کریں۔ لیکن آپ کے دلوں سے اس سکول کی بہبودی اور خیر خواہی کا خیال کبھی محو نہ ہونے پائے۔ عمر گذشتہ کی دس سالہ تعلیمی فلم کی تصاویر ہر رنگ اور ہر حال اور ہر زمانہ میں آپ کی نظروں کے سامنے چلتی پھرتی رہیں۔ اور اس تعلیم کے ذریعہ سے جو آپ نے بہت محنت اور کاوش کے ساتھ حاصل کی ہے۔ دُنیا کو فائدہ پہنچانے کی پُوری کوشش کریں۔ کیونکہ وہ تعلیم جس کا فائدہ عملی رنگ میں دنیا کو حاصل نہ ہو رائگاں اور ضائع چلی جاتی ہے۔

اخواتِ محترمہ! اس موقعہ پر جہاں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لاکھ لاکھ دُرود بھیجتی ہیں۔ وہاں ہم اپنے آقا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنے امام سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ترقی درجات کے لئے دُعاء کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتیں۔ جن کے طفیل طبقۂ نسواں کو حیاتِ نَو حاصل ہُوئی۔ اور اسلام کی تصویر اپنے پُورے حُسن کے ساتھ دنیا کے سامنے آگئی۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب بہنوں کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ اور آپ کی زندگی کے ہر مرحلہ پر آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ✦

جواب ایڈریس

اخوات المکرمات!

ہم اپنی تمام بہنوں کا جنہوں نے اس وقت جبکہ ہم سکول سے فارغ ہو کر جا رہی ہیں۔ ہماری دعوت کر کے عزّت افزائی کی۔ اور نہ صرف اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ پیدا کیا۔ بلکہ ہمارے لئے بھی ایک ایسی راہ نکالی۔ جس سے ہم اپنے جذبات کی کسی قدر نقاب کشائی کر سکتی ہیں، دلی شکریہ ادا کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دُنیا بھی اک سرا ہے ✦ بچھڑیگا جو ملا ہے

دُنیا میں ہر روز یہی نظّارہ نظر آتا ہے۔ بعض تو ہمیشہ کے لئے اپنے عزیز و اقرباء سے جُدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض کا جُدا ہونا عارضی ہوتا ہے۔ اور اُن کا پھر ملنا ناممکن نہیں ہوتا۔ اور اگر محبت نے گھر کر لیا ہو۔ تو پھر ملنے کی راہ نکل ہی آتی ہے۔ لیکن جُدائی خواہ عارضی ہی کیوں نہ ہو۔ ایک جذباتی انسان کے دل میں خیالات کی مَوجوں کو پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جُدائی کی گھڑیاں شاق معلوم ہوتی ہیں۔ اور جُدائی کے وقت ہر ایک دوسرے کی طرف محبّت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

پس اس وقت جبکہ ہم آپ سے جُدا ہو رہی ہیں۔ طبعی طور پر جذبات میں ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ اگر دل میں اضطراب ہے۔ تو آنکھیں اشکبار اور زبان دل کی کیفیت کا نقشہ نہیں کھینچ سکتی۔ اور نہ دماغ ایسے وقت میں ان تمام باتوں کی تصویر کھینچ سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے ایک ہی نظارہ ہوتا ہے۔ جو اُسے تمام چیزیں بُھلا دیتا ہے۔ پس اس وقت جو خیالات ہمارے دماغ میں ہیں اور جن جذبات سے ہمارے دل بھرے ہوئے ہیں وہ زبان سے ظاہر نہیں ہو سکتے۔ ہمارے چہرے ہی اسکو ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ہماری حالت ہی اس کو نمایاں کرتی ہے۔ ایسے وقت میں ہم تمام بہنوں اور استادوں سے درخواست کرتی ہیں کہ وہ جانے دیں ان باتوں کو جن سے کسی کے قلب کو ٹھیس لگے۔ اور پھینک دیں اُن تمام شکووں کو جو کسی کے خلاف پیدا ہوئے۔ آؤ آج ہم سب صاف دل کے ساتھ ایک دوسرے کو الوداع کہیں۔ اور تکلیف کے پہلو کو نظر انداز کرتے ہُوئے خوبیوں کے پہلوؤں کو لے کر ایک دوسرے کے لئے دُعا کریں۔ اور جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ دلوں کو دلوں سے تعلق ہوتا ہے۔ اور وہ ملنے کے ذرائع سوچ ہی لیتے ہیں۔ اس کے مطابق ہمیں بھی یہ نہیں چاہیئے کہ اب جبکہ ہم آپ سے جُدا ہو رہی ہیں۔ آپس کے تعلقات منقطع کر دئے جائیں۔ بلکہ ہمیں ایسے وسائل پیدا کرنے چاہئیں۔ جن سے رشتۂ محبت و اخوت ترقی پذیر ہو۔ اور ہم اپنی بہنوں سے کہینگی کہ وہ ہمارے لئے خود بخود ایسے مواقع پیدا کرتی رہیں جن کے ذریعہ ہمارا تعلق اس سکول کے ساتھ قائم رہے۔ ہم اپنے تمام اُستادوں اور اُستانیوں کی تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت محنت سے تعلیم و تربیت کی اور ہماری بہبودی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور ہم سب دُعا کرتی ہیں اور کریں گی۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کا بہتر بدلہ عطا کرے۔ اور ہم بھی آپ سے درخواست کرتی ہیں کہ آپ بھی دُعا فرمائیں کہ جن مقاصد کے زیر نظر ہم نے دینیات کلاسز میں تعلیم پائی ہے وہ پُورے ہوں۔ اور جو بوجھ قومی طور پر ہمارے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ اُسے اُٹھانے اور اپنی ذمہ واری کو پُورے طور پر نباہنے کی ہمیں توفیق عطا ہو۔

آخر میں ہم دوبارہ درد بھرے دل کے ساتھ سب سے التجا کرتی ہیں کہ وہ ہمارے لئے دُعا کریں۔ تا خدا کی رحمت آسمان سے نازل ہو۔ اور ہماری کمزوریوں پر پردہ ڈالتے ہُوئے ہماری کشتی کو منزلِ مقصود تک پہنچادے۔ آمین +

(طالبات درجہ ثالثہ و جماعت دہم)

لیکوریا کے لئے لاجواب ہے

جناب حکیم محمد ضمیر الحق صاحب محلہ چوک آرہ (بہار) سے تحریر فرماتے ہیں آپکے سنتان ساگر کے استعمال سے مریضہ کے قبل از وقت جو درد شدت کا ہوا کرتا تھا وہ کم ہو گیا ہے اور رطوبت بھی قریباً بند ہو گئی ہے۔ عورتوں کے امراض کیلئے واقعی لاجواب دوا ہے۔ ایک ڈبہ سنتان ساگر اور بھیجدیجئے + ایسے ہزاروں خطوط بلا طلب آئے ہوئے ہیں کہ کوی رتن راج پنڈت امرناتھ ناگر وید کا تیار کردہ سنتان ساگر رجسٹرڈ عورتوں کے جملہ امراض کے دُور کرنے کیلئے لاجواب دوا ہے + اگر آپ جریان الرحم یا اخراج رطوبت یعنی لیکوریا جیسے خطرناک مرض میں مبتلا ہو۔ ہر وقت سست اور بیمار رہتی ہو۔ ماہواری کی بے قاعدگی۔ کمر اور نلوں کے درد کمزوری اور رحم کی کمزوری سے پریشان خاطر ہو گئی ہو تو سنتان ساگر استعمال کرادیں جسکو مستورات بڑی خوشی سے کھاتی ہیں اور لطف یہ کہ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ کوئی خاص پرہیز نہیں ہے۔ نہ پوشیدہ امراض میں اپریشن کی ضرورت رہتی ہے۔ قیمت فی بکس پانچ روپیہ (صہ) محصولڈاک نو آنے (۹ر)

ملنے کا پتہ۔ منیجر سنتان ساگر آیورویدک شفاگھر پوسٹ بکس ۴ لاہور

(بالمقابل ٹانگہ شیڈ لوہاری دانار کلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصر کی کسان عورت

مصر کی کسان عورت بہت محنتی اور جفاکش ہے۔ اس کا ثبوت اسکے وہ کام ہیں۔ جو وہ دن بھر کرتی ہے۔ عام کسان عورتوں کی طرح جانوروں کا دودھ دوہنا ان کو باندھنا کھولنا وغیرہ اور دوسرے گھریلو کام بھی اسے کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن باوجود اسکے وہ خود ہی شیشم، کیکر اور دوسرے درختوں سے لکڑی کاٹ کر لاتی ہے۔ اور پھر حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ وہ اکیلی ہی گھر کو تعمیر کرتی ہے۔ چنانچہ اس کے لئے وہ تمام مٹی تالاب سے خود اٹھا کر لاتی ہے اور پھر مٹی میں بھس وغیرہ ڈال کر خوب گوندھتی ہے۔ جب مٹی اچھی طرح گوندھ جائے۔ تو پھر دیوار کی ایک تہ کھڑی کرتی ہے۔ پھر دوسری اور تیسری حتّٰی کہ دیواریں کافی بلند ہو جاتی ہیں۔ پھر انپر چھت بناتی ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ سارے گھر کی عمارت وہ اکیلی ہی پایۂ تکمیل تک پہنچا دیتی ہے۔

اس کو گیہوں، چاول، جو اور دوسرے تمام غلہ جات اوکھلی میں کوٹنے اور حفاظت سے رکھنے پڑتے ہیں۔ بعض اوقات وُہ رہٹ بھی چلاتی ہے۔ اور کبھی اُسے خاوند کی مدد کے لئے ڈول سے پانی کھینچکر لانا ہوتا ہے۔

مرغیوں، کبوتروں اور بطخوں وغیرہ کے پالنے کا بھی اسکو شوق ہوتا ہے۔ چنانچہ انکی خبر گیری بھی کرتی ہے۔ اُپلے تھاپتی ہے اور گھر کے تمام افراد کے کپڑے دھوتی ہے۔ گیہوں کو صاف کرنا، چھاننا اور پیسنا وغیرہ سب اسکے ذمہ ہے۔

شام کی عورت اس سے بھی بازی لے گئی ہے۔ کیونکہ وہ مردوں کی طرح کلہاڑا چلانے کا کام بھی کرتی ہے ؛ (ترجمہ از عربی) محمودہ ثروت

زنانہ لٹریچر میں شاندار اضافہ

اگر آپ خوبصورتی، دلربائی اور رعنائی کی خواہش رکھتی ہیں۔ تو یورپ و امریکہ کی بنی ہوئی قیمتی کریموں، غازوں اور لوشنوں پر روپیہ ضائع نہ کریں۔ بلکہ

آرائشِ جمال باتصویر

منگوا کر مطالعہ کریں۔ اس میں ناک، کان، آنکھ، لب، ٹھوڑی، گردن، کلائی، کمر، اُنگلیاں، ہاتھ پاؤں۔ غرض چوٹی سے ایڑی تک جسم کو خوشنما بنانے کی صحیح ترکیبیں اور زائد نسخے درج ہیں جنکی بدولت معمولی لکھی پڑھی عورت بھی ابٹن، مسی، غازے، کریم، کاجل، خضاب، شمپو وغیرہ کوڑیوں کی لاگت سے گھر بیٹھے تیار کر سکتی ہے۔ نیز کمر، کولھے اور سارے جسم کے موٹاپے کو دُور کرنے اور جسم میں چستی اور پھرتی پیدا کرنے کی ہدایتیں اور زنانہ ورزشیں بتلائی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایک معزز ادیب خاتون نے لکھی ہے اور ایک عورت ہی صنف نازک کی ضروریات خوب سمجھ سکتی ہے۔ چنانچہ زنانہ ضروریات کی چھوٹی چھوٹی اشیاء کاجل، سُرمہ، مہندی، موتیوں کا ہار، چوڑیاں، زیورات، دستانے، مہندی، پیلی، اُونچی ایڑی کی گُرگابی، ہیرپن، ہیر کلپ، کنگھی، برش، دنداسہ، کان چھدوانا، ساڑی وغیرہ کے متعلق ایسے نکات و مشورے لکھے ہیں جن کی قدر و قیمت عورت ذات ہی پہچان سکتی ہے۔ سنگار کے متعلق ۲½ درجن فوٹو بلاک کی تصاویر سے مزیّن ہے۔

ضخامت ۲۷۲ صفحات قیمت بلا جلد دو روپیہ

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ لطف زندگی موچی دروازہ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہ ماہی رپورٹ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک

۷ر جنوری گیارہ بجے جلسہ زیر صدارت خاکسار زینب سکرٹری لجنہ شروع ہوا۔ سیّدہ عفت صاحبہ نے مضمون ضرورت اور برکات خلافت ریویو آف ریلیجز سے پڑھا۔ سیّدہ شوکت صاحبہ نے ۱۲ر دسمبر کے الفضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پڑھا۔ سیّدہ امتہ السلام صاحبہ نے ۲ر جنوری کے الفضل سے بھونچال پر بھونچال اور سیلاب پر سیلاب پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد صدر جلسہ نے ٹرکی کے زلزلہ کی وضاحت کر کے چندہ کی تحریک کی۔ حاضرات نے لبیک کہتے ہوئے چندہ لکھوایا۔ اور بعض نے اسی وقت ادا کر دیا۔

۴ر فروری صبح گیارہ بجے سیّدہ فضیلت صاحبہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ سیّدہ شوکت صاحبہ نے ۲۵ر جنوری کے الفضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بے مثال خطبہ جمعہ "آج سے پچاس پہلے کی ایک تاریخی رات" پڑھا دو لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث اِنَّ دَنَا غُرَکُمْ دَاۤءُ وَاَکُمْ پڑھکر مومن کو ضبط نفس اور حدیث پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

۳ر مارچ صبح گیارہ بجے جلسہ پریذیڈنٹ صاحبہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے حتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ کی تشریح کر کے بتایا۔ کہ یہی یاجوج ماجوج کا زمانہ ہے۔ اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کے نزول کا وقت ہے۔ پھر تبلیغ کی اہمیت اور فوائد بیان کرتے ہوئے حاضرات کو بدرسوم سے محترز رہنے اور اسلام کی پاک تعلیم پر کاربند ہونے کی نصیحت کی۔ چونکہ ۳ر مارچ کو یوم التبلیغ تھا۔ اس لئے بہنوں نے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور زبانی بھی تبلیغ کی +

(زینب سکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

قادیان میں زنانہ دواخانہ

مصباحی بہنیں یہ سنکر خوش ہونگی کہ ان کی سہولت کے لئے محلہ دار البرکات قادیان میں ایک خالص زنانہ دواخانہ کھولا گیا ہے۔ جس میں عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کی ادویات ہر وقت تیار ملا کریں گی۔ ضرورتمند بہنیں اپنے حالات لکھ کر گھر بیٹھی دوائی منگوا سکتی ہیں۔ مصباحی بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اس زنانہ دواخانہ کی سرپرستی فرمائیں اور نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ دوسری بہنوں کو بھی تحریک کر کے دواخانہ کی امداد کریں ٭

منتظم زنانہ دواخانہ قادیان

درخواست دعاء

میری بچی عزیزہ بشریٰ بیگم خالدہ جو کہ مجلس خادمات الاحمدیہ دہلی کی ایک ممبر ہے۔ عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار ہے۔ ناظرات اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ٭

(خاکسار صغریٰ بیگم قدسیہ اہلیہ شیخ غلام حسنین صاحب لدھیانوی دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امورِ خانہ داری

بوتلوں کے کاگ

عام طور پر لوگ بوتلوں کے کاگ پھینک دیتے ہیں۔ لیکن اگر یہ کاگ حفاظت سے رکھے جائیں تو گھر کے کام کاج میں بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر قینچی کے پھلوں کو اگر کاگ میں چبھو کر رکھا جائے تو وہ زنگ آلود نہ ہوں گے اور نہ ہی ان کی تیزی میں کوئی فرق آئے گا +

ٹین کے ڈبوں کا استعمال

ٹین کے ڈبے جب خالی ہو جائیں تو انہیں بیکار سمجھ کر پھینک نہ دینا چاہیئے بلکہ اگر ان میں تھوڑا سا "ٹیلکم پوڈر" ڈال دیا جائے۔ تو ان کی چکناہٹ دُور ہو جاتی ہے۔ اور اس میں سوئیاں وغیرہ جیسی چیزیں حفاظت سے رکھی جا سکتی ہیں اور ان چیزوں کو زنگ وغیرہ نہیں لگتا +

آئینے کے دھبّے دُور کرنا

ایک صاف ستھرے کپڑے پر کافور کا "سپرٹ" لگاؤ۔ اور پھر اس کپڑے کو آئینے کے اس حصے پر ملو جہاں دھبّے ہوں۔ اس طرح آئینے کے بدنما دھبّے دُور ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کسی صاف کپڑے سے آئینے کو پالش کیا جا سکتا ہے +

مخمل کے کپڑے

جب مخمل کے کپڑے استعمال کے قابل نہ رہیں تو انہیں ادھیڑ لیا جائے۔ اسکے بعد انہیں خوب اچھی طرح دھو لیا جائے اور ازاں بعد انہیں کھلی ہوا میں خشک کر لیا جائے۔ جب اچھی طرح خشک ہو جائیں تو چھوٹے سائز کے جھاڑن بنا لیئے جائیں جو روزمرہ کی ضروریات کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں +

برساتی کوٹ کو صاف کرنا

برساتی کوٹ ابھی استعمال کے قابل ہوتے ہیں کہ ان کی ظاہری نمود و نمایش میں گندگی کے باعث فرق آجاتا ہے۔

اس قسم کے برساتی کوٹوں کو صاف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ فلالین کے چھوٹے ٹکڑے کو پٹرول میں بھگو لیا جائے اور پھر اس سے کوٹ کے بدنما دھبّے صاف کر لیئے جائیں۔ اس کے بعد کوٹ کو معمولی صابن کے ساتھ نیم گرم پانی سے صاف کیا جائے اور اسے کھلی ہوا میں خشک کرنے کے لئے کسی جگہ لٹکا دیا جائے۔ جب کوٹ خشک ہو جائیگا۔ تو آپ اسکی ظاہری نمایش دیکھکر حیران رہ جائیں گی +

تیل کی بوتلوں کی صفائی

تیل کی بوتلوں کی چکناہٹ بوتلوں میں تیل ختم ہو جانے کے بعد بھی رہتی ہے جس کے باعث ان بوتلوں کو استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔

اس قسم کی بوتلوں میں پہلے راکھ بھر دی جائے۔ بوتل کو سرد پانی میں رکھ دیا جائے اور اس کے بعد پانی کو آہستہ آہستہ گرم کیا جائے۔ جب پانی کو اُبال آجائے تو اسے نصف گھنٹہ تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگ پر ہی رہنے دیا جائے ۔ زاں بعد آگ بجھا دی جائے ۔ اور پانی کو ٹھنڈا کر لیا جائے ۔ اب اگر اس بوتل کو صابن اور گرم پانی کے ساتھ دھولیا جائے ۔ اور آخر بار اسے سرد پانی میں تھوڑی دیر رکھ کر نکال لیا جائے ۔ تو بوتل نہایت اچھی طرح صاف ہو سکتی ہے +

دیا سلائی کو نمی سے محفوظ رکھنا

بارش کے باعث دیا سلائی میں اکثر نمی آجاتی ہے جس کے باعث آگ جلاتے وقت سخت دقت کا سامنا ہوتا ہے ۔ دیا سلائی کو نمی سے محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ استعمال کے بعد اس میں چاول کے چند دانے رکھ دیئے جائیں ۔ چاول کے یہ دانے نمی اخذ کرنے کیلئے کافی ثابت ہوں گے ۔ اور اس طرح دیا سلائی نمی سے محفوظ رہ سکیگی +

المونیم کی کیتلی کے دھبوں کا علاج

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ المونیم کی بنی ہوئی کیتلی کے اندر جب داغ پڑ جاتے ہیں تو اسے بیکار سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے ۔ یہ داغ نہایت آسانی کے ساتھ دُور کئے جاسکتے ہیں ۔ جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کیتلی میں پانی ڈال کر اس میں لیموں کا ٹکڑا چھوڑ دیا جائے اور پھر اسے آگ پر دس منٹ تک گرم کر لیا جائے ۔ اس کے بعد پانی باہر پھینک دیا جائے اور لیموں کا تازہ ٹکڑا لے کر کیتلی کے اندر مَلا جائے ۔ ایسا کرنے سے تمام داغ دُور کئے جاسکتے ہیں +

چینی کے برتنوں کی حفاظت

اکثر یہ کیفیت دیکھنے میں آئی ہے کہ جب چینی کی پیالیوں اور پلیٹوں کو صاف کر کے طشتری میں رکھ دیا جاتا ہے تو اُٹھاتے وقت طشتری بھیگ جانے کے باعث برتن پھسل جاتے ہیں ۔ اور زمین پر گر کر چکنا چور ہو جاتے ہیں ۔ اس قسم کے نقصان دہ واقعات کے انسداد کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ طشتری میں دھوئے ہوئے برتن رکھنے سے پیشتر ان کے نیچے جالی کا کپڑا بچھا لیا جائے ۔ طشتری خواہ کس قدر بھیگی ہوئی ہو اور اس میں کتنی ہی چکناہٹ کیوں نہ ہو ۔ جالی کے کپڑے پر سے برتن کبھی نہ پھسل سکینگے +

فلالین کی پتلون کے دھبے دُور کرنا

بعض اوقات باوجود سخت احتیاط کے فلالین کی پتلون پر مٹی کے دھبے پڑ جاتے ہیں جس کے باعث پتلون نہایت بدنما دکھائی دیتی ہے ۔ اس قسم کے دھبے دُور کرنیکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ "کاربنائیڈ آف سوڈا" لے کر ان دھبوں پر اچھی طرح ملا جائے اور کچھ وقفہ کے بعد کسی صاف کپڑے یا فلالین کے ٹکڑے سے صاف کر لیا جائے ۔ اس کے بعد کپڑے کو اُلٹ کر اس کی اچھی طرح تہ کر لی جائے تو یہ دھبے صاف ہو جائیں گے +

پانی گرم رکھنے کی بوتلیں

پانی گرم رکھنے کیلئے ربڑ کی بوتلیں بہت مفید چیز ہیں لیکن جہانتک دیکھا گیا ہے یہ پائدار نہیں ہوتیں ۔ اگر ان بوتلوں میں پہلی بار گرم پانی ڈالنے کے وقت تھوڑی سی گلیسرین بھی ڈال دی جائے ۔ تو یہ بوتلیں زیادہ دیر تک استعمال کی جاسکتی ہیں +

بوتلوں کے کاگ بنائے جاسکتے ہیں

اگر اتفاقیہ طور پر کبھی بوتل کا کاگ گم ہو جائے تو اسکی جگہ فوری ضرورت کے پیش نظر نیا کاگ بنایا جاسکتا ہے ۔ ایک کچا آلو لے کر اسکے ۲ دو ٹکڑے کر لئے جائیں ۔ ایک ٹکڑے کا چھلکا اُتار کر اسکو کاگ کی شکل میں تراش لیا جائے اور اس کے گرد "گریز پروف" کاغذ لپیٹ دیا جائے تو نہایت اعلیٰ کاگ تیار کیا جاسکتا ہے + (ماخوذ)

52

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نٹنگ ورک

ننھے بچوں کے دستانے

موسم سرما میں شیر خوار بچوں کے ہاتھوں کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے اُونی دستانے پہنانے چاہئیں۔ انکے بنانے کی ترکیب بہت آسان ہے۔ اور یہ تیار بھی جلدی ہو جاتے ہیں۔

پہلے سلائی پر ۳۰ خانے ڈالیں اور تقریباً ڈیڑھ انگل تک ایک خانہ سیدھا اور ایک اُلٹا یعنی بارڈر تیار کریں۔ اس کے بعد پُھندنے ڈالنے کے لئے سُوراخ کریں۔ پھر ایک سلائی سیدھی اور ایک سلائی الٹی بنیں۔ اور تقریباً چار سلائیاں اس طرح بنیں۔ پانچویں سلائی بنتے وقت ۱۴ خانے سیدھے بنیں اور اس کے بعد دو خانوں کے چار خانے بنائیں اور پھر ۱۴ خانے سیدھے بنیں۔ اور دوسری سلائی ساری اُلٹی بنائیں۔ پھر سیدھی طرف ۱۴ خانے سیدھے بننے کے بعد پندرھویں خانہ کو دو کریں۔ اور اسی طرح پچھلی طرف چودہ خانے چھوڑ کر پندرھویں کے دو خانے بنائیں۔ اسی طرح بناتے جائیں یہانتک کہ یہ کل خانے ۲۴ ہو جائیں۔ پھر صرف درمیان کے ۱۴ خانوں کو بنیں اور تقریباً آٹھ سلائیاں بُننے کے بعد درمیان کے ان خانوں کو بند کر دیا جائے۔ یہ انگوٹھا تیار ہوگا۔ پھر باقیماندہ اٹھائیس خانوں کو ایک ہی سلائی پر ڈالکر ایک سلائی سیدھی اور ایک سلائی الٹی کے طریق سے بنتے چلے جائیں یہانتک کہ جتنا لمبا رکھنا مطلوب ہو اتنا بنتے دیں۔ اور جس طرح ٹوپی کو بنتے وقت بند کرتے ہیں اسی طرح اسے بھی بند کر دیا جائے۔ یعنی ایک خانہ سیدھا اور دو خانے اُلٹے بن لئے جائیں۔ پھر اُلٹی طرف سے سی لیں۔ اس کے بعد پھُندنے سُوراخ میں ڈالدیں۔ پھُندنے بڑے نہ ہوں۔ دستانہ تیار ہے ۔ (محمودہ ثروت قادیان)

بزم مصباح

(۱)

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ جہلم تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب یہاں کی لجنہ اپنے ماہوار جلسے باقاعدگی کے ساتھ منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ ماہ جنوری اور فروری میں جلسے کئے گئے۔ جن میں بہنیں شامل ہوئیں۔ یہ ہر دو جلسے لجنہ کی پریذیڈنٹ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری دوست محمد صاحب ایم۔ اے، بی ٹی کی زیر صدارت ہوئے۔ ان جلسوں میں قرآن کریم کی تلاوت اور مختلف نظموں کے بعد سردار بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب ممتاز اختر صاحبہ بنت چوہدری دوست محمد صاحب ایم۔ اے، بی ٹی۔ امیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب۔ مکرمہ پریذیڈنٹ صاحبہ اور خاکسار نے بعض مضامین مصباح اور الفضل سے پڑھ کر سنائے ۔

(۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے تیسرا بھائی عطا فرمایا ہے جس کا نام رفیق احمد رکھا گیا ہے۔ تمام بہنیں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو لمبی عمر والا اور خادم دین بنائے ۔ (خاکسار عطیہ عنایت ثریا بنت مولوی عطا محمد صاحب ہیڈ کلرک نظارت بہشتی مقبرہ قادیان)

نوٹ:۔ مکرمہ عنایت ثریا صاحبہ نے اس خوشی میں ایک روپیہ اس غرض کے لئے ارسال فرمایا ہے کہ اس سے کسی غریب بہن کے نام چھ ماہ کیلئے مصباح جاری کر دیا جائے۔ اگر کوئی احمدی بہن جو غربت کی وجہ سے مصباح خرید نہ سکتی ہوں مگر اس کے مطالعہ کا شوق رکھتی ہوں۔ یہ چاہتی ہیں کہ ان کے نام مصباح جاری کیا جائے تو وہ اپنی درخواست دفتر مصباح میں ارسال فرما دیں ۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

یہ خبر مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ ۲۴ فروری بوقت عشا ہاشمی عبدالرحمٰن صاحب جنید بی۔ اے ابن جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام عبید الرحمٰن جاوید رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مولود کو نیک۔ اور خادم دین بنا کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور عمر دراز عطا کرے ٭

(۴)

ا۔ میری بھتیجی جس کی عمر آٹھ سال ہے۔ اسے اکثر ڈبہ ہو جاتا ہے۔ فوری علاج سے تکلیف تو رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن کھانسی بعد میں کافی دنوں تک رہتی ہے۔ اگر کسی مصباحی بہن کو اس کا علاج معلوم ہو تو مطلع فرمائیں مشکور ہونگی ٭

ب۔ میرے والد صاحب کی صحت اکثر کمزور رہتی ہے۔ بہنوں سے ملتجی ہوں۔ کہ ان کی صحت کے لئے دُعا فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں ٭

(احمدی بیگم زہرہ)

(۵)

عاجزہ عرصہ چھ ماہ سے اعصابی دردوں میں مبتلا ہے۔ دو ماہ سخت حملہ رہا۔ یہاں تک کہ چلنے پھرنے سے بھی عاجز ہو گئی۔ اب چند روز سے نسبتاً افاقہ محسوس ہو رہا ہے۔ لہذا ملتجی ہوں۔ کہ عاجزہ کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائی جائے۔ نیز محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ قریباً دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی درد دل سے دُعا فرمائیں ٭

(اُم مبارکہ بقاپوری۔ قادیان)

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

اکسیر سیلان الرحم

یہ اکسیری دَوا عورتوں کی جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو رفع کر دیتی ہے۔ مثلاً سیلان الرحم۔ جریان الرحم۔ لیکوریا یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف دو ۲ ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑھ سے اکھیڑ کر ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ اگر ہر ایک عورت۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دَوا کو دو ۲ ہفتہ تک استعمال کر لے تو اسکی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں۔ اور دو شیزگی کی مکمل کیفیت اس دوا سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اندرونی کیفیت میں بالکل نیا تغیر پیدا ہو جاتا ہے خدا کی قدرت ہے دَوا میں عجیب تاثیر دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ تعریف مانع اخلاق ہے عقلمند را اشارہ کافی است۔ ایام حمل میں جنین کی محافظ اور خون کو بند کرتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت ۱۵ دن کی دَوائی صرف دو ۲ روپے محصولڈاک علاوہ

نوٹ :۔ عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں۔ جو کہ بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے ٭

جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے ٭

دَوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ :۔

مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطبوعات جدیدہ

رپورٹ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے گذشتہ دو سالہ عرصۂ قیام کی رپورٹ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے حال میں کتابی صورت میں شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں نہایت عمدگی کے ساتھ مجلس کی گذشتہ دو سالہ مساعی کی تفصیل درج کی گئی ہے طرزِ تحریر ایسی دلکش ہے۔ کہ دل رقص کرنے لگتا ہے۔ حجم ۴۴ صفحات۔ کتابت۔ چھپوائی۔ اور کاغذ دیدہ زیب۔

قیمت فی کاپی صرف ۲ آنے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

فروٹیھی

استاذ الاطباء جناب حکیم احمد دین صاحب مرحوم موجد طب جدید بانی آل انڈیا انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی یادگار میں "فروٹیھی" نام سے ایک ماہوار میڈیکل آرگن ممتاز الاطباء جناب حکیم سید فضل حسین شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور جناب حکیم ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر ملتانی کی ادارت میں دسمبر ۱۹۳۹ء سے لاہور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ چندہ سالانہ صرف ۲ روپے ہے لیکن انجمن خادم الحکمت کے ممبروں سے ایک روپیہ لیا جاتا ہے۔ طب سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو اس رسالہ کا ضرور خریدار بننا چاہیئے مضامین کے اعتبار سے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔

پتہ:۔ دفتر آل انڈیا انجمن خادم الحکمت فیض باغ لاہور۔

بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب قادیان

بیوٹرین رجسٹرڈ

کے متعلق کیا تحریر فرماتی ہیں:۔

"بیوٹرین کا میں نے استعمال کروا کر دیکھا ہے کیل اور داغوں کے لئے مفید کریم ہے۔ اور غیر ملکی کریم وغیرہ جو اس مقصد کیلئے ملتی ہیں۔ انکا کافی اچھا بدل ہے"

بیوٹرین کیل، چھائیوں، سیاہ داغوں، پھنسیوں، خارش، اگزیمہ غرضیکہ جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج ہے خوشبو دیرپا ہے۔ قیمت صرف پندرہ آنے۔ گورنمنٹ کے کیمیکل اگزامینر کی ٹیسٹ کی ہوئی ہے۔ تمام ڈاکٹر اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ یا انگریزی دوا فروش سے طلب کریں۔

تیار کرنیوالے:۔ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئی اور کلکتہ۔

وی پی اور خط و کتابت کا پتہ:۔

اے جہانگیر جی بیوٹرین سول ایجنٹ سٹاکسٹ جالندھر شہر

ہر قسم کی خط و کتابت:۔ اے جہانگیر جی جالندھر شہر سے کیجئے۔ اے جہانگیر جی بیوٹرین کے سول ایجنٹ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ یوم التبلیغ مجلس خادمات الاحمدیہ دہلی

الحمد للہ کہ مورخہ ۳ ماہ امان ۱۳۱۹ھ ہش مجلس خادمات الاحمدیہ نے یوم التبلیغ نہایت شاندار طور پر منایا۔ بارہ قسم کے ٹریکٹ پونے چار سو کے قریب ہندو، سکھ اور عیسائی طبقوں میں تقسیم کئے گئے۔ دس قسم کے ٹریکٹ مجلس خادمات نے قادیان سے ایک بڑی تعداد میں منگائے تھے۔ جن میں "رسالت بروز تن" "شانت کا اوتار" اور "ساڈا رسول گورمکھی" بھی تھے۔ جو معزز طبقات میں تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں دو قسم کے ٹریکٹ دہلی سے ہی مہیا کئے گئے۔ جن میں سے ایک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ تازہ تقریر تھی جو حال ہی میں بمبئی ریڈیو سٹیشن سے انگریزی میں براڈکاسٹ ہوئی ۲ ماہ امان کو یہ ٹریکٹ خادمات میں تقسیم کئے گئے تا سب اپنے اپنے حلقوں میں تقسیم کردیں۔ پندرہ گھروں میں خادمات نے پیغام حق پہنچایا اور بتایا کہ ہندو لوگ جس کرشن اوتار کے منتظر ہیں وہ آچکے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس تبلیغ کا اچھا اثر ہو رہا ہے اور عنقریب اسکے اعلیٰ اور شاندار نتائج ظاہر ہونگے۔ دو معزز لیڈیز نے ہندی میں قرآن پاک طلب کیا ہے۔ جن میں سے ایک لیڈی اروِن ہائی سکول کی پرنسپل صاحبہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ جلدی لوگوں کو اس صداقت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مبارکہ بیگم حدیقہ سکرٹری تبلیغ مجلس خادمات الاحمدیہ دہلی)

نہائت خوبصورت خوشخط اور اغلاط سے پاک

عکسی رنگین قرآن مجید

اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتابیں ملنے کا پتہ

احمدیہ لٹریچر پبلشنگ کمپنی ریلوے روڈ قادیان

احمدی نوجوانوں سے خطاب

خضرِ رہ بن کے ہر اک راہ کو آساں کردے
ظلمتِ کفر مٹا۔ حق کو نمایاں کردے

کفر و بدعت نہ زمانہ میں نظر آئے کبھی
نارِ عصیاں کو بجھا۔ خلق کو شاداں کردے

اپنے اعمال سے دنیا کو بتا راہِ نجات
راہِ مولا میں فدا اپنا دل و جاں کردے

سوچتا کیا ہے زمانہ کی ہے حالت نازک
کچھ نہ کچھ اُس کے لئے خیر کا ساماں کردے

لوگ کیا۔ ہونگے فرشتے بھی ثنا خواں تیرے
ساری دُنیا کو اگر اُٹھ کے مسلماں کردے

(عبد الاکبر خان پشاوری۔ دار الفضل قادیان)

فرحت اور طاقت کی خاص دوا۔ گرمیوں کا بہترین تحفہ

ٹھنڈک

دل دھڑکنا۔ سانس پھولنا۔ سر چکرانا۔ پیاس کی زیادتی۔ بھوک نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ جگر کی گرمی۔ پیشاب زرد رنگ کا آنا۔ یہ تمام تکالیف ٹھنڈک کے استعمال سے پہلے ہی روز دُور ہو جاتی ہیں۔ یہ دوائی فرحت اور ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ قیمت ایکروپیہ محصول ڈاک ۸/

نوٹ:۔ دو یا تین یا چار شیشیاں اکٹھی منگوانے پر محصولڈاک معاف ہوگا پانچ شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ بیرون ہند کے خریدار پیشگی قیمت بمعہ محصول ڈاک ارسال کریں۔

منتظمہ زنانہ دواخانہ دار البرکات قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دسترخوان کی لذتیں رجسٹرڈ

اس کتاب میں سینکڑوں قسم کے لذیذ اور دلپسند کھانے، انواع و اقسام کی ترکاریاں، دالیں، پکوان، میٹھے و نمکین پلاؤ، حلوے، موہن بھوگ، چٹنیاں، اچار، مربے، رائتے اور قسم قسم کی مٹھائیاں بنانے کی ترکیبیں کچھ ایسے سیدھے سادے ڈھنگ سے عام فہم اُردو میں لکھی گئی ہیں کہ کم لیاقت کی عورت بھی بغیر کسی دوسرے کی مدد کے ہر ایک چیز کو اپنے آپ تیار کر سکتی ہے جس عورت کے پاس یہ کتاب ہوگی اسکو میکے اور سسرال والے سر آنکھوں پر بٹھائینگے۔ شوہر اسکے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے بغیر دوسرے کے ہاتھ کا کھانا پینا حرام سمجھیگا اور ہمیشہ اسکا مطیع اور حلقہ بگوش ہو کر رہیگا۔ اس کتاب کو ایک راجکماری نے لکھا ہے۔ اسلئے یہ کوئی عام بازاری کتاب نہیں بلکہ نئی نئی قسم کے کھانے جو بادشاہی محلوں میں پکتے ہیں اس کتاب میں آپکو ملینگے۔ تین سو سے زائد کھانوں میں سے صرف چند ایک کی فہرست بطور نمونہ ملاحظہ ہو:- (۱) ہر قسم کے مسالوں، سبزیوں، اناجوں، پھلوں اور چوپایوں کے دودھ کے خواص۔ ہر چیز کی کیا تاثیر ہے یہ سب کچھ تفصیل کے ساتھ (۲) کیا عورت کا دودھ اکسیر حیات ہے۔ فرانس کے ایک ڈاکٹر کی بالکل نئی دریافت۔ .... (۳) آلو کا بھرتہ بنانے کی ترکیب۔ ایک نئی بیاہی بیوی نے اپنے شوہر کو کسی کے ہاتھ سے کس طرح نجات دلائی۔ .... (۴) خربوزہ، کھیرہ، پپیتہ، شکر قندی، سنگھاڑا، امرود، بانس اور ببول کی پھلیوں کی ترکاری بنانے کی ترکیبیں اتنی لذیذ کہ جو ایکبار چکھیگا عمر بھر یاد رکھیگا (۵) زعفرانی دال بنانے کی ترکیب (۶) دلپسند چاول بغیر پانی کے بنانے کی ترکیب۔ ارہنی کھچڑی، جہانگیری کھچڑی اور آلو کی کھچڑی بنانے کی ترکیبیں (۷) مختلف قسم کی لذیذ روٹیاں بنانے کی پچاس ترکیبیں مثلاً ڈبل روٹی، شیرمال روٹی، خمیری روٹی، روغنی روٹی اور اچھوتی روٹی وغیرہ وغیرہ (۸) دلپذیر چٹنیاں بنانے کے بیسیوں طریقے مثلاً دہی اور ادرک کی چٹنی، آلو بخارا کی چٹنی، امرود کی چٹنی، املتاس کی چٹنی، ٹماٹر کی چٹنی وغیرہ (۹) انواع و اقسام کے رائتے بنانے کی ترکیبیں مثلاً کھیرے کا رائتہ، گاجر کا رائتہ، گلابی رائتہ، خربوزے کا رائتہ وغیرہ (۱۰) قسم قسم کے اچار بنانے کی ترکیبیں یعنی ادرک کا اچار، کریلے کا مسالہ دار اچار، منقہ کا اچار، نارنگی کا اچار، مدار کے پتوں کا اچار، وغیرہ۔ (۱۱) دلپذیر مربے، ادرک کا مربہ، کیلے کا مربہ، لیمو کا مربہ، آلو کا مربہ وغیرہ (۱۲) دودھ سے بھانت بھانت کی نعمتیں تیار کرنا یعنی امرت دہی بنانا جسکے روزانہ استعمال سے انسان ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہ کر سو سال تک جوانی اور تندرستی کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ باجرہ، ناریل اور آلو کی کھیر پکانے کی ترکیبیں وغیرہ (۱۳) موہن بھوگ حلوے، چنے کی دال کا حلوہ، ادرک کا حلوہ، پیٹھے کا حلوہ، الائچی کا حلوہ، آنولہ کا حلوہ، پپیتہ کا حلوہ وغیرہ (۱۴) مزیدار بڑیاں، پاپڑ، کچری، مولی کی بڑی، دہی کی بڑی، آلو کی بڑی، مسالہ دار پاپڑ، میٹھے پاپڑ، خربوزہ کی کچری، کریلے کی کچری، گوار کی پھلی کی کچری وغیرہ (۱۵) بیسیوں قسم کی من موہن مٹھائیاں، مثلاً نارنگی کی برفی، کچے آم کی برفی، چنے کی دال کی برفی، آلو کی برفی، ملائی کی پوڑی بنانا، دہی کی پوڑی بنانا، چم چم، رس گلہ، پھلوں کا گلاب جامن سندیش، پھلوں کے رس کی امرتی بنانا وغیرہ (۱۶) منہ میں پانی بھر لانیوالی نمکین سلونی چاٹیں، اروی کی چاٹ، ککڑی کی چاٹ، امرود کی چاٹ، ناشپاتی کی چاٹ، سنترہ، جامن اور انناس کی چاٹیں وغیرہ الغرض کتاب کیا ہے ہندوستانی کھانوں کا بھنڈار ہے اور آپکے نعمت خانہ (رسوئی گھر) میں اسکی موجودگی اتنی ہی ضروری ہے جتنی دال بھاجی میں نمک کی۔ اگر آپ آئے دن ایک ہی قسم کی دال بھاجی کھا کھا کر تنگ آگئی ہیں اور قدرت کی دی ہوئی بیشمار نعمتوں کے پوری پوری لذت حاصل کرنا چاہتی ہیں اگر آپکی خواہش ہے کہ آپکی بھوک بڑھ جائے قبض کی شکایت باقی نہ رہے طبیعت ہمیشہ شگفتہ اور بشاش رہے اور جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ عمر بھی لمبی ہو جائے تو اس کتاب کو منگائیے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر محصولڈاک ۵ر

ملنے کا پتہ:- **مست قلندر بک ڈپو، پوسٹ بکس نمبر ۱۵ لاہور**

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔